۴۰۸۷

نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین فالحمد للہ خیرا حافظا

وھو ارحم الراحمین

RE BOOK
D BE ISSUED BEFORE 1963

سفرنامہ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مرشدنا ومولانا حضرت پیر دستگیر

روشن ضمیر سید محمد شاہ ہاشم حسینی چشتی وصابری دام ظلہ وفیوضہ جانشین و

صاحبزادہ حضرت سید شاہ معین الدین چشتی عرف شاہ خاموش صاحب قبلہ

قدس سرہ سمت بغداد شریف بخطہ اشرف دکربلائے معلی موسوم

Checked 1987

زادسفر

مولف کمترین خادمان حضرت سید شاہ محمد عمر حسینی چشتی صابری دام ظلہ صاحبزادہ

وجانشین حضرت موصوف الصدر حیدرحسین ولد حاجی محمد اسمٰعیل خطیب و

پیش امام جامع مسجد بلدہ بیدر باہتمام مولوی شاہ غلام حسین صاحب

۱۳۱۴ھ

در مطبع نور الاسلام طبع شد

CHECKED 199

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بتقدیم ہزاران ہزار شکر خلاق عالم ونعت رسول خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔
شمہ احوال مالا مال فرحت وسعادت اثر سفر مبارک **بغداد** شریف و **کربلا** معلی و **نجف** اشرف وغیرہ کہ میرے قبلہ وکعبہ دادا پیر دستگیر سیدی ومولائی مرشدی خلاصہ خاندان مصطفوی نقادۂ دودمان مرتضوی صاحبزادہ وخلیفہ جانشین حضرت سید شاہ معین الدین حسینی شاہ خاموش صاحب قبلہ چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ المسمی جناب حضرت سید محمد شاہ ہاشم حسینی صاحب قبلہ دام ظلہ وفیوضہ کا معہ صاحبزادگان وخادمان کہ جنکی تفصیل اسم وار ذیل مین درج ہے بنوک قلم لاتا ہے۔ اور حضرات ناظرین سے متوقع کہ بلوازم بشریت اگر کوئی سہو یا غلطی واقعات مبینہ ہذا مین ہوئی ہو تو اوسکی اصلاح اور دعاء خیر سے راقم کو یاد فرماوین۔

۱	۲	۳
حضرت قبلہ وکعبہ	حضرت سید شاہ اکبر حسینی صاحب	حضرت سید شاہ اصغر حسینی صاحب
دام ظلہ وفیوضہ	قبلہ عرف بڑے میان صاحب	قبلہ عرف منجلے میاں صاحب سجادہ نشین

۴ حضرت سید شاہ بندہ حسینی صاحب عرف فقیر صاحب میاں	۵ حضرت شاہ محمود احمد صاحب صاحبزادہ دہلی شریف
۶ حضرت سید شاہ امیر حسین صاحب چشتی صابری دہلی شریف	۷ حضرت سید شاہ پیران حسینی صاحب
۸ جناب میر روشن علی صاحب داروغہ تعمیرات سرکار عالی	۹ جناب شاہ محمد فیض الدین صاحب چشتی
۱۰ جناب محمد حسن صاحب عرف میاں جانی	۱۱ مرزا رحیم بیگ صاحب
۱۲ مرزا محبوب بیگ صاحب	۱۳ حافظ ولی الدین شاہ صاحب
۱۴ شاہ غلام حسین صاحب مولوی	۱۵ احمد علی شاہ صاحب
۱۶ میر حسن علی صاحب	۱۷ مولوی سید حبیب گل ۱۸ منشی عبد الطیف صاحب
۱۹ حسین بخش صاحب عرف میاں جی	۲۰ خیر محمد شاہ صاحب ۲۱ حیدر علی صاحب
۲۲ قاسم علی صاحب	۲۳ حاجی امام صاحب ۲۴ غلام رسول صاحب ۲۵ حیدر حسین

یہ حضرات بھی ہم سفر اور برابر شریک تھے۔

جناب مولوی حاجی عابد حسین صاحب رکن مجلس پایگاہ خاص معہ ہاشم خان ملازم

جناب حاجی محمد عبد القادر صاحب معہ محمد صاحب ملازم۔

یہہ راقم اثم کم نام۔ بدنام کنندہ نکو نامی چند، کمترین کونین غلام حیدر حسین ولد حاجی حافظ محمد اسمعیل مرحوم خطیب و پیش امام جامع مسجد بلدہ محمد آباد بیدر کو نسبت غلامی جناب پیر دستگیر روشن ضمیر واقف اسرار حقایق و معانی کاشف استار دقایق خدا دانی محب سبحان برگزیدہ رحمان ولی کامل بلا اشتباہ سہو و محو مقام

فنا فی اللہ شیفتہ جمال حبیب مدنی عاشق بے بدل چون [illegible] قرنی حضرت سید
شاہ محمد اصغر حسینی عرف منجلی میان صاحب قبلہ چشتی صابری دام ظلہ وفیوضہ
سے ہے اسلیے حضرت قبلہ کو دادا پیر لکھا اور یہہ پیر جوان کو خدا تعالی نے ایسا کچھ
مراتب اور مقام عالی عطا فرمایا ہے کہ تحریر مین آنہین سکتا۔ لہذا حضرت قبلہ
نے ان کو اپنا جانشین اور سجادہ درگاہ حضرت اعلی مامور اور مقرر فرمادیا۔ انکے
حالات وخوارق عادات جو سفر مین معائنہ ہوے اوسکی تحریر کے لیے ایک رسالہ
علیحدہ چاہیے معہذا کچھ نہین لکھا ؎ کردہ ام عقل جوان را نام پیر
گو زحق پیر است نہ از ایام پیر + مگر ایک ذرہ سی مذاق کی کیفیت لکھتا ہون
وہ یہہ کہ میرے پیارے پیر جہان زیارات حضرات کے لیے جاتے تھے
کچھ ایسی حالت ہوا صلت رہتی تھی کہ نظر گوشۂ ظاہری بھی غیر از دید مطلوب بغحوای
مازاغ البصر وما طغی کیطرف نکرتے اور ٹھیک ٹھیک زیارت جو عین ملاقات ہے
بمصداق قول مولانا ہوتی ؎ قصد در معراج دید دوست بود + در تبع عرش و
کلا یک ہم نمود + مجھ ضعیف غلام کو توانہین کے فضل نے لیگیا اور بارہا میری
نسبت یہہ ارشاد ہوتا رہا کہ یہہ ہمراہ ہمارے مثل توشہ وبتی ہے۔ خدا تعالی
مجھکو انکے دست وپا مین بتی کردے۔

اور میرے مخدوم مکرم سید بنی ہاشم جامع کمالات صوری ومعنوی مصدر فیوضات
ظاہری وباطنی خوش رو وخوش خلق جوان صورت پیر سیرت خدا پرست عالم و
فاضل اسیر ابن امیر فرزند وخلیفہ جناب میر فخر الدین علیہ صاحب فرخندہ یار جنگ
ابو العلائی قدس سرہٗ نواب میر نصیر الدین علیخان بہادر دام اقبالہ نے بھی بڑی

تائید سفر ہذا مجھکو دی۔ جسکا تمعانی تمامی مقاصد دینی و دنیوی برلا کے معہ اولاد
و احفاد دیر گاہ سلامت رکھے آمین ثم آمین۔

ہر چند کہ ارادہ حضرت قبلہ بعد سفر حرمین شریفین یہہ زیارات کا بہت
دلون سے بدرجہ اتم تھا مگر شوق تعمیر سماع خانہ اور گنبد درگاہ شریف حضرت
اعلی متامل رکھا۔ چونکہ حضرت قبلہ بڑی اعلی درجہ کے پیر پرست ہین کہ اپنا
جان و مال صرف خدمات درگاہ پیر دستگیر کرکے اپنے کو پیر پرستی مین ایسا
محو کردیا کہ پورے پورے فنافی الشیخ ہوکے صورت اور سیرت مین بعینہ
شیخ ہوگئے۔ اللہ تعالی ان کی عمر و فیض مین برکت عطا فرماوے بحق
محمد و آلہ الامجاد۔

جب کہ تعمیر گنبد گردون رقاب بحسن تائید نواب نامدار امیر اعظم خورشید حشم
یکتاء زمان غریب پرور فقیر دوست خدا پرست سخی باذل و دلاور نواب
بشیر الدولہ سر آسمان جاہ بہادر ادام اللہ اقبالہ و اجلالہ کہ یہہ ایک امیر نامدار
عالی تبار مشہور آفاق خیر خواہ سرکار نظام اور رکن اعظم سلطنت آصفیہ ہین
جنکی خیر و برکات بے حد و شمار کالشمس لنصف النہار تالاب عمدہ ساگر کی
تیاری اور اس سے جاری ہونا نہر کا کہ جس سے خلایق حیدرآباد شیرین کام
اور پہاڑی بابا شرف الدین صاحب قدس سرہ کی اور سیڑیان اور کمان اور
درگاہ و جالا شاہ صاحب کی سرا اور اجمیر شریف روضہ خواجہ غریب نواز
رحمت اللہ علیہ مین سماع خانہ عظیم الشان کا وجود انہین کی ذات بابرکات
و حسنات جاریہ کا نمود ہے علاوہ اسکے دکن سے عرب تک خاص حرمین

شریفین مین ان کی جانب سے خدمات جاری و ساری۔
عقیدے کے سچے کہ چٹی ہر ماہ مین مجلس خواجہ بزرگ بندہ نواز رحمت اللہ علیہ
نہایت تکلف سے کیا کرتے ہین۔ اور خاص اولاد شیخ الاسلام حضرت بابا شیخ
فرید شکر گنج رحمت اللہ علیہ سے ہین۔ اللہ جلشانہ ان کو اور انکے صاحبزادہ
بلند اقبال کو دیر گاہ سلامت رکھے اتمام پذیر ہوا۔ تب ہی حضرت قبلہ نے
سالگذشتہ ۱۳۱۳ھ ہجری مین ارادہ ان زیارات بزرگ کا فرمائے۔ مگر یوجہ
چند قدر تامل ہوا چونکہ بنظر کمال شوق و از رویہ تامل ناگوار خاطر مبارک
تہا۔ لہذا سال حال ماہ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ مین قصد مصمم ایسا ہوا کہ کسیکو
تا تاریخ ہشتم ماہ مذکور اسکا علم نہونے پایا۔ اور وقعتاً بتاریخ نہم ماہ مذکور یہ راز
فاش ہوا کہ بارہ تاریخ ماہ حال کو حضرت قبلہ سوار ریل ہونگے ؎

یہہ سفر جاے مبارکباد ہے ✤ کربلا و ہم نجف بغداد ہے
قافلہ سالار بھی کیا خوب ہے ✤ جان و دل اسپر نہایت شاد ہے

ہر ایک امرا و غربا شایقین زیارت عرض کرنے لگے کہ ہم کو ایک ہفتہ
پیشتر خبر نہ ہوئی تاہم بھی ہمراہ رکاب ہوتے اب بھی حضرت تھوڑا سا
تامل فرمائین تو ہم بھی ہمراہ ہوتے ہین ارشاد ہوا کہ بارہ تاریخ صبح کی ریل
پر سوار ہونے مین ہرچند تامل نہوگا۔ اور ایسا ہی ہوا کہ گیارہ تاریخ ختم یازدہم
شریف فرماکے صبح بارہ شہر روز دوشنبہ سوار ریل ہوے اگرچہ مجالس
یازدہم شریف سے کہ تمام تمام شب چند شب ہا موقوف بیداری رہا مگر صبح
بارہ شہر کے نکلنے مین شمہ تامل نہ ہوا اردہ اسیکو کہتے ہین کہ جو ارادہ ہوا ہوا

وہ رک نہین سکتا بقول آنکہ ؎ جان جاوے اپنی اسمین یار ہے
پر نہ عاشق بات سے اپنی ٹلے ؛ اگر یہہ سفر سعادت اثر کی شہرت پہلے
سے ہوتی تو شاید صدہا مشتاق ہمراہ ہوتے باوصف شہرت نہونے کے
درگاہ شریف اور اسٹیشن ریلوی بلدہ حیدرآباد پر کثرت خلایق سے ایک اژدہام
جم غفیر تھا اور ہر ایک بحال خود فراق پیر دستگیر اپنے مین نالان و گریان
اور بزبان حال و قال یہہ ترانہ ترنم کر رہا تھا ؎

سر و سینا بہ صحرا میروے + سخت بے مہری کہ بی ما میروے
ای تماشا گاہ عالم روی تو + تو کجا بہر تماشہ میروے

اور کوئی یہہ شعر منا جاتی پڑہ رہا تھا ؎ بہ سفر رفتنت مبارکباد +
بسلامت روی و باز آئی + حضرت قبلہ جسوقت درگاہ شریف سے
رخصت ہوے بعینہ یہہ حال دکھلائی دیتا تھا کہ کوئی اپنے خان و مان
اور باپ مان سے جدا ہوتا ہے اور حضرت بزرگ برآمد ہین ہر ایک کو
رخصت فرما رہے ہین۔ بلکہ بعضون نے بہ چشم سر معائنہ کیا کہ حضرت تا اسٹیشن
ریلوی اپنے صاحبزادہ جانشین جگر گوشہ کے پہونچانے کے لیے تشریف فرما
ہوے تھے۔ اور علانیہ جھلک تجلی جسم مبارک دکھائی دیتی تھی حقیقت تو
یہہ ہے کہ اسٹیشن ریلوی تک کیا تمام سفر مین حضرت بزرگ ہمراہ تھے۔ ورنہ
مصائب سفر کیونکر بآسانی طے ہوتے ؎ وہ ساتھہ ہے جسنے
گھر سے نکالا + ہر ایک سفر مین الحمد للہ + ؎ دست پیر از غایبان
کوتاہ نیست + دست او جز قبضۂ اللہ نیست + اور ہنگام رخصت درگاہ

شریف سے قوال شیرین زبان مذاق افزای صوفیان ملازم نواب عالی مرتبت
صوفی پیر پرست امیر نام درویش صفت جامع اخلاق حسنہ سرچشمہ فیض
عامہ مرجع انام محسن خاص و عام طبیب حاذق فلاطون فطرت ارسطو
حکمت مسیح زمان نواب لقمان الدولہ بہادر حکیم خاص حضرت بندگانی لغائے
وہ غزل جو بہادر موصوف نے شب رخصت بکمال رنج و فراق تصنیف
کرکے حضرت منجملے میان صاحب قبلہ کی خطاب مین کہ ان سے محبت
کیا بدرجہ عقیدت ہے گذرانا تھا گانا شروع کیا وہ ہوا ہذا **غزل**

دل بیمار کی حالت پہ نظر کچہ تو سہی ✣ ای مسیحا نگہہ لطف ادہر کچہ تو سہی
مجکو تم چہوڑ کے تنہا نہ سدہارو پیارے ✣ دل میرا ساتہہ رہے زاد سفر کچہ تو سہی
کیون ستاتا ہی عبث کنج قفس مین صیاد ✣ یا رہا کر مجہے یا کہولدے پر کچہ تو سہی
یا لگی آگ میرے دلکی بجہادے جلدی ✣ یا ڈبودے مجہے اے دیدۂ تر کچہ تو سہی
پس مدفن ہی وہ بالین پہ لحد کی گذرین ✣ دیکہین اے نالۂ شب تیرا اثر کچہ تو سہی
مفلسی کا ہو بہلا کچہ نرہا میرے پاس ✣ نذر کرتے ہم اونہین دل یا جگر کچہ تو سہی
آپکی یاد مین دنرات تپ فرقت ہی ✣ دل بیمار کی حالت پہ نظر کچہ تو سہی

یہہ سماع پر ایسا لطف ہوا کہ بیان اوسکا تحریر مین نہین آسکتا لطف
وہی ہے کہ جسکا بیان تحریر و تقریر مین نہ آسکے خدا تعالے ہر ایک طالب کو اسکی
رہبری کی بدولت یہہ دولت نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔

اور جسوقت گاڑی دخانی واڑی جانیکی روبرو آئی اور حضرت قبلہ سوار ہونیکا
ارادہ فرمائے اسوقت ایک شور نالہ عاشقانہ وہاہی ہوی فراقانہ

صدائے ہر خاص و عام عاشقان پیر سے ایسا نکلا کہ اسٹیشن ریلوی کیا بلکہ
گنبد گردون اس نالہ سے گونج گیا وہ حال کیا لکھون کچھہ لکھا نہین جاتا جو دیکھے
ہین وہ خوب جانتے ہین اور جو ندیکھے ہون اور منصف مزاج اور مذاق
عاشقی سے ذائقہ گیر ہون وہ خوب سمجھہ سکتے ہین کہ جسوقت جان جان جدا
ہو جسپہ یہ جان ناتوان کا کیا حال ہو عشق و عاشقی کا حال اظہر من الشمس ہے
کہ اسنے خواب و خور چھڑاتا ہے اور آوارہ خان و مان کر دیتا ہے۔ گشت صحرا
پسند آتا ہے غبار مغیلان گل نسرین سے نرم تر معلوم ہوتا ہے اور تمنا مین یہ حال
کر دیتا ہے ؎ راتین کاٹی ہین تارے گن گن کے ٭ تنکے چن چن کے
دن گذارے ہین ٭ لطف یہ ہے کہ وصل سے چین اور نہ فراق سے آرام
ملتا ہے بقول سعدی علیہ الرحمۃ ؎ دو گونہ رنج و عذابست جان مجنون را
بلای صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ ٭ یہہ وہ گنج ہے جسکے ساتھہ کروڑون رنج ہین
مگر وہ دولت لازوال کہ کسی حال زوال نہین خدا تعالیٰ اس دولت سے
کسی مسلمان کو مفلس نرکھے ؎ بشکند دستی کہ خم در گردن یاری نشد
کور بہ چشمی کہ لذت گیر دیداری نشد ٭ آمین ثم آمین ٭
الحاصل حضرت قبلہ معہ ہمراہان سوار ریل سکنڈ کلاس ہوے اور گاڑی
اسٹیشن وقار آباد پر دس بجے دن کے پہونچی وہان ہولٹ ہونیکی وجہ
پچیس منٹ کا وقفہ ہوا۔ حضرت قبلہ ریل سے اوترے دسترخوان
وسیع بچھایا گیا معہ خادمان ہمراہی و مردمان اسٹیشن خاصہ تناول فرمائے
توشہ پر تکلف تھا۔ خصوصاً توشہ میان سید بندہ حسینی صاحب سوار

نان وکباب وسموسہ از قسم شیرنی پورن پوری وحلوہ بیضہ مرغ ایسا بافراط
تھا کہ بندر کراچی تک تمام قافلہ کا گام ودہان شیرین کرتا رہا بعد تناول خاصہ
وہان سے سوار ہوکے شام کا خاصہ معہ ہمراہی گاڑی مین تناول کیا گیا۔
بتاریخ ۱۳۔ روز سہ شنبہ ہفت ساعت صبح داخل بمبئی ہوکے مکان مین نواب
سلطان جنگ نواز شمشیر الملک بہادر کے فروکش ہوے۔
بتاریخ ۱۴ اسہر روز چہار شنبہ مقام ہوا اور اوسیروز حضرت حاجی سید امیر حسین
صاحب صابری شہر دہلی سے تشریف فرما ہوے۔
حضرت موصوف کا قصد اول سے تھا کہ ہمراہ حضرت قبلہ یہہ زیارات حاصل
کرین۔ اس بنا پر میرے پیارے پیر دستگیر اطلاع دیکے منتظر تھے ان کے
آنے سے حضرات کو بہت خوشی حاصل ہوئی یہہ حضرت بڑے عالی خاندان
اولاد پیر مرشد بادشاہان دہلی سے ہین اور صفت درویشی مین یکتاے زمانہ
مہمان نواز مسافر پرور شہر دہلی مین فی زمانہا نہین کا مکان مسافر پرور ہے
اور تمام صفات درویشی مین متصف ہین۔ ان کو میرے پیارے پیر سے کمال
محبت ہے اور خاندان صابریہ کے بڑے خلیفہ اور سجادہ ہین۔ فیما بین حضرت
ممدوح اور حضرت شاہ محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت شاہ عبدالحق ردولی قدس سرہ
کہ بڑے بزرگ قلندر مزاج اور سچے صوفی اور فقیہ محقق اور عالم اور شاعر ہین
بہت محبت ہے یہ بھی اون کے آنے سے بدرجہ بے انتہا مسرور ہوے۔
بتاریخ ۱۵ امہر روز پنجشنبہ صبح کی ریل مین جناب بڑے میان حضرت سید اکبر حسینی
صاحب قبلہ حیدرآباد سے دفعتاً ایسے تشریف لاے کہ شہر اور مکان مین کسیکو

اطلاع نہ ہوئی اِن کے دفعتاً آنیکی وجہ یہ کہ حضرت قبلہ کے عاشق ہین چھوڑ
کے رہ نہین سکے۔ اور اِن کی تشریف فرمائی سے حضرت منجملے مبانصاحب
قبلہ بہت مسرور اور مطمئن ہو گئے۔ یہہ ہر دو حضرات برادر حقیقی ایسے ہین کہ گویا
یک جان دو جسم مثل دو متفریک بادام اور ایک ایک کو دیکھے بغیر چین نہین
لیتے اور ایک پر ایک ایسے والہ و شیدا و جان نثار ہین کہ انتہا نہین اور
یہہ بڑے میان صاحب قبلہ ایسے حقاکش اور شجیع اور مدبر اور پر دل اور سخی
ہین کہ ان کی کیفیت آیندہ اپنے موقع پر ظاہر ہو گی۔ علی الخصوص سرانجام دہی
تمام قافلہ شروع سے آخر تک بدولت اِن کے ایسا رہا کہ بعد نماز صبح ناشتہ و
چاء اور دوپہر کو کھانا اور نیز سہ پہر کو ناشتہ و چاء اور عشا کو کھانا
تازہ بتازہ ہر ایک کو چار وقت برابر پہنچتا تھا بلکہ چند مساکین کو بھی
اور مرغ متعدد اور بیضہ اور گوشت بزہر بندر سے باقراط لیتے اور روپیہ بیدریغ
خرچ کرتے تھے۔ غرض بتاریخ بالا شہر مذکور بندوبست چھٹیات کرایہ جہاز فرما کے
حضرات سکنڈ کلاس و خادمان تھرڈ کلاس مین وقت گیارہ بجے دن کے سوار
جہاز نیکل کمپنی مسمی کلوہ ہوے اور بعد پہر وز بارہ گھنٹہ دن کے لنگر اوٹھا اور جہاز
روان ہوا۔ تسمیہ بسم اللہ مجریہا و مرسیہا ان ربی لغفور الرحیم ورد زبان
ہوئی اور یہہ شعر حضرت اعلیٰ یاد آگیا ؎ باندخاموش کمر جلد سے کر عزم
سفر موج دریا سے نہ ڈر ناخدا کشتی کا کچھہ تیرا نگہبان نہین تیرا حافظ ہے خدا
بتاریخ ۱۷ ماہ روز شنبہ چار گھنٹہ دن کے بندر کراچی مین پہونچے وہان واسطے
دار و گیر اسباب اور پٹھہ کے لیے اکیس تاریخ تک لنگر جہاز برداشت نہین ہوا۔

بتاریخ ۱۹ مزاج حضرت قبلہ بشکایت اجابت ہاے پیچش ہمیزہ رہا کہ طاقت
نشست و برخاست نہ رہی صاحبزادگان بہت پریشان ہوے چستی کرکے
حضرت قبلہ کو آبادی کراچی مین لیگئے اور معالج ادویات ہمراہی کہ حکیم
نواب لقمان الدولہ بہادر بہت سی پوڑیہاے سفوف دافع پیچش۔ اور
جوب رافع بخار دیے تھے کیے بفضلہ مزاج کو تسکین حاصل ہوئی۔ اور
یہہ پوڑیہا بیش از بیش تھے جو کوئی پیچش کا شاکی ہوتا اوسکو پوڑی اور
جس کسیکو بخار لاحق ہوتا اوسکو جوب بطور عام حضرت قبلہ عنایت فرماتے
تھے سردست فایدہ بکرم شافی مطلق معلوم ہوتا تہا اللہ تعالی اس دوا کا
اجر بذات بہادر موصوف عطا فرماوے۔

بتاریخ ۲۰ مہ بارہ بجے دن کے پھر سوار جہاز ہوے۔ کراچی مین حاجی پیر غیب شاہ صاحب
کے کہ کنارہ دریا مزار ہے زیارت حاصل ہوئی۔ بندر کراچی علاقہ انگریزی بہت
بڑا شہر اور جمعیت اور تو پخانہ انگریزی یہان زیادہ ہے شہر خوب آراستہ اور
گاڑی ٹرام اور مسافرخانہ بھی متعدد ہین اور میوہ ہر قسم انگور موز انار کھجور وغیرہ
بافراط ملتا ہے۔

بتاریخ شب ۲۱ ۱۳ گھنٹہ رات کو جہاز روانہ ہوا۔

بتاریخ ۲۲ مہ ۶ گھنٹہ صبح داخل بندر گوادر علاقہ بلوچستان ہوے اس بندر
مین اتفاق اوترنے کا نہین ہوا مگر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ بندر مذکور چھوٹا ہے
یہان جہاز ۶ گھنٹہ لنگر کیا اور تاریخ مذکور بارہ بجے دن کے چلا۔

بتاریخ ۲۳ مہ روز جمعہ گیارہ بجے دن کے داخل بندر مسقط ہوے اوداسیلوقت

حضرت قبلہ معہ ہمہ ہا بسواری کشتی ہا شہر مسقط مین تشریف فرما ہوکے مسجد حنفی مین نماز جمعہ باجماعت ادا فرماکے پھر اوسیوقت واپس جہاز مین تشریف لائے یہہ شہر بہت بڑا اور بادشاہ یہان کا خود حاکم ہے اور یہہ شہر ایسا ہے کہ کوئی اسپر قبضہ نہین کر سکتا بسبب حصار کوہ ہاے بلند کہ درمیان دو پہاڑون کے ایک ہی راستہ اور پہاڑون پر برج اور برجون پر توپ ہے اور خطبہ مسجد حنفی مین بنام سلطان روم پڑہا جاتا ہے اور سکہ بلفظ ضرب مسقط ہے کھجور ہمہ قسم اس شہر مین بہت اور بافراط ہوتی ہے۔

بتاریخ ۲۴ ر بعد مغرب جہاز چلا۔

بتاریخ ۲۵ ر چھ گھنٹہ صبح داخل بندر عباس ہوے یہہ شہر علاقہ ایران ہے دریا کو تموج تھا فقط جناب میر روشن علیصاحب ناظر تعمیرات اوترکے تماشہ دیکھہ آئے اور بیان کیے کہ شہر بڑا ہے بتاریخ مذکور چھ گھنٹہ مغرب کو جہاز روانہ ہوا۔

بتاریخ ۲۶ ر سات گھنٹہ دن کے داخل بندر لنجا ہوے اوسیروز ایک گھنٹہ دن کو جہاز چلا یہہ شہر بھی بڑا اور علاقہ مملکت ایران سے ہے۔

بتاریخ ۲۸ ر دو گھنٹہ دن کو بوشہر ہوکے اوسیروز پانچ گھنٹہ دن کے روانہ ہوے یہہ بندر بہت بڑا اور علاقہ شاہ ایران سے ہے اور اسمین حضرت قبلہ معہ ہمہ ہا اوترکے سیر کیے آبادی زیادہ رکھتا ہے بدین نظر بوشہر اسکا نام ہے۔

بتاریخ ۲۹ ر راستہ مین مقام قوا ملادہان سے دریاے شیرین شروع ہوا۔ رنگ آب دریاے شور سبز اور رنگ آب دریاے شیرین سرخ تھا اور ہر دو کے

درمیان ایک خط دکھائی دیتا تھا جس سے کیفیت مرج البحرین لا یبغیان و بینہما برزخ
لا یبغیان نمایان تھی راستہ مین سیر دریا کسی جاے تموج اور کسی جاے
سکون اور بعض جا ماہیان کلان کلان مثل گاؤ میشان اور بعض جا ماہیان
خرد پردار و پران اقسام کی نیرنگیان قدرت ذات بیرنگ دکھای دیتے
تھے ؎ شاخ ہزار گل و گل صد ہزار برگ ٭ برگ ہزار رنگ و رنگ ہزار بو
نتوان حساب یافت ز گلہای این چمن ٭ در صد ہزار عمر ابد آو بین نکو ٭
میرے پیارے پیر دستگیر حضرت منجلے میان صاحب قبلہ اکثر بعد نماز عصر
بالاے چھتری جہاز برآمد ہو کے ملاحظہ سیر دریا و امواج فرما کے وہ فکر دید
صنعت الٰہی فرماتے تھے کہ جو کوئی ارادتمندون سے قریب رہتا وہ معلوم
کرتا کہ معائنہ کس کیفیت کا ہے۔ اللہ رے قربان تیری قدرت اور تیری
قدرت دیکھنے والون کے کہ جیسا دریا ناپیدا کنار ہے ویسا ہی انکا حال بھی
بھی ناپیدا کنار ہے یہہ دریاے آب ہے اور حضرات دریاے توحید ہین
دریاے توحید کے مقابل یہہ دریا ایک قطرہ ہے انکا حال کیا کہون خارج
از تحریر ہے ارشاد مولانا ؎ آسمان را این بزرگی از کجا است ٭
کہ دل پاک ولی اللہ راست ٭ گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است ٭ من
نگنجم ہیچ در بالا و پست ٭ در زمین و آسمان و عرش نیز ہم ٭ نگنجم این یقین
دان ای عزیز در دل مومن بگنجم اے عجب گر مرا جوئی در ان دلہا طلب
اور اوسی تاریخ بندر مصر اپہونچے معلوم ہوا کہ یا مسخر جہاز کو بسبب بیماری
کدامی قسم بمبئی قرانطیہ ہے۔

غرہ جمادی الاول قریب بندر بصرہ پہونچے جہاز لنگر کیا اور بیرق زرد علامت قرانطینہ بادبانہ جہاز پر کھینچے گئے حواس پاسنجر جہاز باختہ اور فاختہ ہوگئے داکٹر جہاز ہذا کشتی پر سوار ہوکے سمت بصرہ گیا اور واپس آکے بیان کیا کہ پاسنجر جہاز کی خلاصگی کے لیے ذریعہ تار برقی کونسل دار السلطنت قسطنطنیہ کو اطلاع دی گئی ہے کہ یہ جہاز نکلتے وقت بمبئی مین کوئی مرض نہ تھا۔ اگر اس نبا پر اجازت آجاے تو رہائی ہوگی۔ تا سہ روز کچھہ کیفیت نہ آئی اور تمام پاسنجر جہاز مین بطور قرانطینہ رہے اور بہت تنگ آگئے اور مضمون یہہ شعر حسب حال معاینہ کیے ؎ ناتوان ایسے ہم بھی ہارے ہین ۔ پیاسے ہین بحر کے کنارے ہین ۔ بصرہ نظر آتا ہے اور اوس مین جانہین سکتے۔ یہہ حال مین ایک فخر برادران دینی وضیع وشجیع آل نبیؐ اولاد علیؑ معتقد پیر دلی جناب میر روشن علیصاحب ناظر تعمیرات سرکار عالی کہ بڑے بردل پکے ارادہ سچے عقیدہ کے ہین یہہ شعر حافظ صاحب کہ اون کا حال کہون یا فال فرمایا ؎ صبر کن حافظ بسختی روز وشب ۔ عاقبت روزی بیابے کام را ۔

بفضل خدا تبارنج ۱۴ ڈاکٹر بصرہ آیا اور خبر رہائی دیا شکر خدا تعالی بجا لاکے جہاز سے اتر کشتی مین سوار ہوکے قریب نماز مغرب بصرہ مین متصل علی مقام نام بمکان نامی امیر علے فرد کش ہوے اور معلوم ہوا کہ تارنج پانچوین کو جہاز مجیدی سمت بغداد شریف روانہ ہوتا ہے۔

تبارنج پانچوین حضرت قبلہ مع تمامی خادم سوار جہاز مذکور ہوے۔ اور

بسبب نہ ملنے چھوٹیات سکنڈ کلاس و فرسٹ کلاس یکجائے چھتری جہاز پر
تشریف رکھے۔ یہہ جہاز نسبت جہاز ہائے دریائے شور چھوٹا مگر خوش
وضع تھا۔
تاریخ مذکور پانچ بجے دن کے لنگر جہاز مذکور برداشت ہوا۔ شب ہفتم
گیارہ گھنٹہ رات کو بمقام عمارہ پہونچے۔ اثنائے راہ زیارت عذیر نبی علیہ السلام
و عبداللہ بن علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حاصل ہوئی ایک بجے اوسی رات کے
لنگر جہاز برداشت ہوا۔
تاریخ شب ہشتم بارہ گھنٹہ رات بندر قومتہ پر پہونچے چھ گھنٹہ لنگر ہوا۔
تاریخ صبح آٹھوین روانہ ہوے دن تمام خیر سے گذرا۔
تاریخ شب نہم آٹھ بجے طوفان ہوا باد و باران و برق کا یہہ حال رہا کہ ایک
زلزلہ عظیم کا سامنا ہوا معلم جہاز نے لنگر کر دیا شور عظیم جہاز مین برپا ہوا۔
علاوہ اسپر صدمہ باد و باران سے چٹم چوبی سائبان مع پالان ایسے
مہیب آواز سے ٹوٹ گرا کہ سب کو خوف شکست جہاز ہوا۔ ہر دو
صاحبزادگان حضرت قبلہ کو سایہ کلیم اور چھتر مین لیکے خود پالان
ہو گئے تھے بعد چندے حضرت قبلہ کو درجہ زیرین مین لیجا کے پوشش
گرم کروا دیے۔ پس از چندے طوفان کم ہوا مگر تقاطر باران رہا یہہ صدمہ
مین کسیکو امید زندگی نہ تھی خدائے عزوجل بطفیل حضرات برا فضل فرمایا۔
حضرات کے کرم کا کیا حال عرض کروں ارشاد مولانا مصداق یہہ حال ہے۔
؎ اولیاء راہست قدرت از الہ تیر جستہ باز آرندش ز راہ۔ یہہ حالت

پریشانی مین حضرت قبلہ تسکین فرما رہے تھے اور بڑے میان صاحب
قبلہ بہت ہی دلجمعی کے ساتھ ہر ایک کی خبر لے رہے تھے۔ اور میرے
پیارے پیر دستگیر کچہ عجب طرحکا دھیان اور خیال لگائے ہوے تھے
کہ اوسکا حال کچہ بیان نہین کیا جاتا۔ یہہ دھیان اور خیال کچہ عجب کام کرتا ہے
کہ ملایک بھی یہان متعجب رہتے ہین ؎ چون خلیل آمد خیال یار من ::
صورتش بت معنی او بت شکن :: اور یہ حالت پریشانی مین برادر دینی معدن
لیاقت سرچشمہ مروت وفتوت ذاکر و شاغل عاشق مرشد کامل مسمی حاجی محمد حسن
صاحب عرف میانجانی کہ جنکی جیسی جوانی خوش رنج ویسا ہی ان کا عشق حقیقی بھی عروج
پر ہے باوصف کم سنی بوجہ تجربہ دو سفر حرمین شریفین زادا اللہ شرفا و تعظیما و سفر
ہندوستان وغیرہ بلا خوف بڑے جرءت سے ہر ایک کا اسباب اوٹھا لاکر دے رہے تھے
یہہ صاحب کار ظاہر و باطن کے بہت بہت قابل تحسین ہین۔

بتاریخ ۹۔ چھ گھنٹہ صبح کے جہاز روانہ ہوا راستہ مین مداین ملا اوس مین دیوار
طاق محل کسری کہ جسکے کنگورے وقت میلاد سرور عالم وصلعم گرے تھے اور دیوار
شق ہوی تھی بہت قریب جہاز سے نظر آئی یہہ معجزہ میلاد خاتم الانبیا ہے کہ تمام عمارت
منہدم ہوگئی فقط یہہ دیوار باقی ہے اور تا قیامت رہیگی۔ بعد اسکے کبند حضرت
سلمان فارسی اور حذیفۃ الیمنی رضی اللہ تعالی عنہما دکھائی دیا فاتحہ گذرانے
تمام ہوئی۔

بتاریخ شب دہم دو بجے شب کے بندر فرودگاہ بغداد شریف پر جہاز لنگر کیا بغور دیکھنے
لنگر کے معلمان سادات کاظمین شریفین کا ورود جہاز مین ایسی کثرت سے ہوا کہ یہی

ایک تماشہ عجیب نظر آیا ہر ایک معلم صاحب حسب موقع زایران کو اپنی اسامی بنا لیے۔
ایک شخص ملازم جناب سید پیر ابراہیم صاحب خلف حضرت پیر سید مصطفےٰ صاحب
قدس سرہٗ جہاز مین تھا وہ اوسیوقت جاکے صاحب موصوف کو اطلاع ورود حضرت
قبلہ دیا صاحب موصوف فوراً خلیفہ صاحب کو روانہ فرما دیے اور خلیفہ صاحب آکے بعد نماز
صبح تاریخ دس ماہ روز یکشنبہ حضرت قبلہ کو مع ہمراہیان اتار کے لے گئے اور مکان مین
سجادہ صاحب کے قریب درگاہ شریف پیر دستگیر سیدنا غوث الاعظم شیخ العرب والعجم محبوب
سبحانی قطب ربانی معشوق یزدانی میران محی الدین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
قدس سرہٗ العزیز کے اتارے۔ اثنار راہ دجلہ بصرہ سے بغداد شریف تک ہر دو کنارہ
دجلہ پر خرما بکثرت اور کچھ زراعت جوار اور گاگو سفندان اور اسپان عربی
بہت عمدہ اور شتران معائنہ ہوے۔

اوسی روز جناب بڑے میان صاحب قبلہ بہ نیت احسن سے کہ فردا روز دوشنبہ
تاریخ گیارہ ہے نیاز حضرت پیرادا ہو فوراً بازار جاکے حسب الارشاد حضرت قبلہ
تمامی سامان پخت بریانی سہ پلہ حسب قاعدہ برادر بلدہ حیدرآباد خرید فرماکے
پخت شروع کروادیے پخت کنندہ بریانی برابر نہ تھے۔ بذات خود تمام شب گاگرے
رہکے بڑی محنت اور چستی اور چالاکی سے وقت نماز صبح طعام تیار کردیے یہ سرانجام
انہین سے ہوا دوسرے سے ہونا دشوار تھا۔

تاریخ گیارہ روز دوشنبہ بعد نماز صبح ختم ہوا اور دیگہا طعام درگاہ شریف لیجاکے تمامی
مسافر اور غربا کو کھانا کھلا دیے اور اوسی روز بندوبست گاڑیہاے اسپان روانگی
کربلاے معلی کرلیے۔

مختصر کیفیت شہر بغداد اور روضہ شریف یہ کہ یہ شہر بڑا عظیم الشان ہے ایک طرف دجلہ پرانہ بغداد اور ایک جانب دریا نیا بغداد کہتے ہین۔ اور پل کی کیفیت یہ کہ کشتیون پر لکڑیان ڈال کے پل بنا دیے ہین۔ جب دجلہ مین پانی زیادہ آتا ہے کشتیان اوٹھ جاتی ہین اور پل اونچا ہو جاتا ہے اور آمد و رفت جہاز کی ضرورت ہو تو درمیان سے کشتیان علحدہ کر دیتے ہین اور پھر ملا دیتے ہین۔ گاڑی گھوڑے گذرنے والون سے کچھ پیسہ بھی لیتے ہین۔ سابقاً اس شہر کی آبادی چار مین تک کہ ایک منزل ہے سنی جاتی ہے گو اب اسقدر نہین تاہم بہت بڑی ہے۔ کسیکا قول سات لاکھ مردم اور کسیکا قول نو لاکھ مردم سنے مین آیا واللہ اعلم۔

جمعیت ترکی بارہ ہزار اور توپخانہ یہان رہتا ہے اور ایک پادشاہ منجانب سلطان مقرر ہے۔ بازار بہت آراستہ اور اشیاء ہمہ قسم بکثرت اور میوہ اور طعام پختہ اور چار خانہ بیش از بیش اور ہتیار عمدہ وغیرہ سامان بقیمت ارزان ملتا ہے۔ ملائی بہت دبیز اور بہتر اور جغرات مانند پنیر ہوتا ہے۔ اور روغن زرد چربی آمیز کم دست رہتا ہے۔ گوشت دنبہ بہت بہتر ملتا ہے اہل شہر اکثر حنفی مذہب اور خوش اخلاق ہین روضہ مبارک کی کیا تعریف کرون اللہ کے محبوب خدا کے معشوق کا روضہ ہے۔ قبہ گنبد سبز چینی کا کام کیا ہوا۔ مسجد و روضہ ملحق مثل نقشہ مدینہ منورہ ہے

نظم

شاہ جیلان جب سے ہے جلوہ فزا بغداد مین ٭ ہر طرف ہے جلوہ نور خدا بغداد مین
روضہ انور خطاب قطب عالم ہے یہان ٭ کسطرح آئے نہ جنت کی ہوا بغداد مین
کیمیا سے بڑھکے ہے خاک در پیران پیر ٭ کچھ نہین ہے احتیاج کیمیا بغداد مین

اونکے در سے نا امید ابتک نہین کوئی پھرا ؛ عام ہے اوس شاہ والا کی عطا بغداد مین

مشکل عالم وہان سے حل نہ کیونکر ہو بھلا ؛ نور چشم حضرت مشکلشا بغداد مین۔

اور حرم مین حجرہاے متعدد مسافرین کے لیے بنے ہوے اور اوسمین
بہ شمار تین سو مسافر رہتے ہین۔ اور ہر روز وقت سہ پہر لنگر سلطانی سے دو روٹیان
اور ایک کاسہ شوربہ ہر ایک مسافر مسکین کو ایسا ملتا ہے کہ دو وقت کی غذا پوری
ہو جاتی ہے۔ روضہ مبارک اور جالی شریف کے معاینہ سے آنکھ بند ہوتے ہی سوائے
کرم کے دوسری بات نظر نہین آتی زیارت کے تمامی قاعدہ مطابق شرع شریف ہین۔
جناب سید پیرا براہیم صاحب سجادہ معمر بست سالہ وجیہ اور بڑے ذی اخلاق اور
زبان ہندی بہت صاف کرتے ہین حضرت قبلہ کے ساتھ ملاقات بڑی تواضع
کے ساتھ اپنے مقام کے سوا مقام حضرت پر آکے کیے اور دعوت اور مہمانداری
بہت تکلف سے ادا فرمائے اور حضرت قبلہ کا شجرہ قادریہ سنے اور اپنا شجرہ بھی
سنا کے کہے کہ آپ اور ہم واسطہ جسمی اور نسبی اور طریقہ سے بھائی ہین اور آپ اکثر
زیارت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کیے ہون گے اب ایکبار زیارت میری
جانب سے کرنا کیونکہ آپ سے قریب ہین اور مجھکو خدا تعالی نے فقیر کا مستحق فقیر ہے
اپکی خانقاہ و درگاہ مین فرد کش ہون گا نہ بادشاہ اور امرا کے محلسرا مین حضرت قبلہ
بھی انکی خدمت بہت درست فرمائے۔ جناب نقیب صاحب کہ یہ مختار جمیع
کاروبار درگاہ شریف ہین واسطے ہواخوری کے فاصلہ پر تشریف لے گئے
تھے اسلیے ان سے ملاقات نہوئی مگر ان کے برادر جناب پیر سید عبد الرحمان صاحب
سے ملاقات ہوئی۔

حیدرآباد

یہہ بھی خلق و محبت سے پیش آئے اور رقم نذر نقیب صاحب انہین کو دی گئی۔
حضرات کو سلسلہ قادریہ اور چشتیہ مین مراتب توحید دکھائے و یا ایک دین کے محی
اور ایک دین کے معین ہین اللہ تعالی تمامی حضرات کو ایسا ہی عقیدہ عطا فرماوے۔
اسی مقام مین جناب سید غوث صاحب منتظم دفتر جناب معتمد صاحب صرفخاص اور محمد قمر الدین صاحب
سے ملاقات ہوی یہ صاحبان غلاف و نذر و نیاز معمولی گزرانیدہ پادشاہ دکن دار السلطنت
فریدون حشم حاتم سخا نوشیروان عدل رستم شجاع جوانبخت جوان بخت نواب محبوب الدولہ بہادر
ادام اللہ سلطنتہ و جاہ اجلالہ لیکے ہم سے پیشتر آئے تھے اور غلاف ہاے گذرانیدہ
اسکے یہان اور کربلاے معلی اور نجف اشرف مین دیکے گئے اور اوس سے اثار قبولیت
واضح ہوے اور نذور اور نیازات کی کیفیت بھی بڑی خوبی اور نیکنامی کے ساتھہ
سننے مین آئی۔ اللہ رے تیری قدرت ہمارے پادشاہ ظلہ اللہ کی بھی کیا بڑی خیر و برکات
نذر و نیازات و خیرات ہین کہ حرمین شریفین اور تمامی روضہ ہاے عرب و عجم و ہندوستان
مین گذرانی جاتی ہین اللہ جلشانہ ہمارے پادشاہ عادل اور راحم اور غربا پرور اور
فقیر دوست خدا پرست کو مع اولاد و احفاد دیرگاہ سلامت باکرامت رکھے آمین ثم آمین۔
بتاریخ ۱۲ ماہ روز شنبہ بسواریہاے گاڑی اسپان روانہ کربلاے
معلی ہوے اور ایک گاڑی کرایہ ہشتاد روپیہ خاص ساکنون کے لیے مقرر ہوی
اوس مین ساکین سوار کرادیے گئے اور اون کا کھانا بھی مقرر ہوا۔
گاڑیان چار چار گھوڑون کی مثل میانہ گاڑی اور ہر چہار گھوڑے بدایہ لگاے
ہوے تھے۔ راستہ صاف بعض جا خراب تھا اوس روز مقام محمود اہوا یہان
سراے سلطانی بہت بڑی ہے اور بازار اوسمین ہمہ شیار و چار خانہ کثرت سے

موجود۔ حضرت قبلہ معہ ہمہ ہا مکان کرایہ مین اوترے۔

بتاریخ ۱۳ ماہ رجب روز چہارشنبہ بعد نماز صبح وتناول طعام روانہ ہوے اوس روز مقام مسیب ہوا یہان بھی سرائے سلطانی ہے مگر مکان کرایہ مین اوترے مسجد حنفی قریب تھی خوب ارام ملا اور نہر فرات متصل آبادی روان اور رنگ آب فرات سرخ تھا جسکے معائنہ سے علامت سرخی خون امام علیہ السلام دکھلائی دیتی تھی۔

بتاریخ ۱۴ ماہ رجب روز پنجشنبہ بعد نماز صبح وتناول طعام علے دس بجے دن سے کہ ابھی قافلہ پانچ چھ کروہ ہوگا کہ کربلاے معلی کے درخت نخل مابین نظر آنے لگے۔ دلون پر ایک کیفیت واقعہ امام علیہ السلام طاری ہونے لگی اور یہ اشعار زبان پر آنے لگے۔

نظم

داد ایخدا از کرب بیابان کربلا ٭ چون ریختند خون شہیدان کربلا
داد ایخدا کہ آب دم خنجر جفا ٭ آوردہ اند دعوت مہمان کربلا
داد ایخدا کہ دود نہان لعین زدند ٭ خیمہ آتش زدون خیمہ سلطان کربلا

جب اور تھوڑا آگے چلے کچھ آثار آبادی نمودار ہوگئے اور ادھمین ایک قبہ کی تجلی ناب آفتاب سے مانند برق تپان ولرزان نمایان ہونے لگی گاڑیبانون نے کہا کہ یہ جھلک قبہ زرین روضہ امام مظلوم فرزند رسول جگر گوشہ بتول نور چشم مرتضیٰ قوت بازوی حسن مجتبیٰ جناب سید الشہدا شہید کربلا وپر بلا ہے۔ جگر ٹوٹ گیا کوئی چیخ مار اوٹھا اور کوئی نعرہ کیا اور کوئی آہ سرد بھرنے لگا ؎

سینہ را از داغ غم رنگ بہاری کردہ ٭ سرمہ اکردی بیاہ عشق کاری کردہ

حضرات کی حالت کیا کہون یہہ سب کچھ اونہین کا پرتو تھا مشعل کی لو شمعات

مین بھی آخر کلیجہ کو ہاتھون سے تھام وظیفہ درود شریف اللہم صل محمدؐ و علی آل محمدؐ ورد زبان کرتے ہوے روانہ ہوے جیسا قریب ہوتا تھا ویسا رنج والم بڑہتا تھا ؎ انسان کو ہر ایک غم ہے وہ غم اور ہی کچھ ہے ::

بازار محبت کا الم اور ہی کچھ ہے :: اثنار راہ کہ وہان سے روضہ امام شاید تین میل ہوگا کہ چھوٹا سا قبہ ملا اور معلوم ہوا کہ اس مین فرزندون و حضرت امام زادگان انسان بی بی زینبؓ جنہون نے اپنی جان مامون جان پر قربان کیا زیارتگاہ ہے۔ اشک رواں فاتحہ گذرانے اور وہ واقعہ یاد آگیا کہ جب رفقا شہید ہوگئے اوسوقت امام علیہ السلام نے طرف عزیزون کے ملاحظہ فرمایا۔

زینب نے اپنے صاحبزادون سے کہا کہ تم پہلی پہل اپنی جان مامون پر قربان کرو۔ یہہ صاحبزادگان مسلح ہوکے رخصت جنگ طلب کرنیکے لیے پیش حضور آئے حضور فرمائے کہ ہم مجاز رخصت نہین تمہاری والدہ مختار ہین یہ ہر دو صاحبزادہ ملول پیش والدہ آکے عرض کیے کہ حضرت ہمکو رخصت نہین دیتے آپ سفارش کرکے اجازت دلائین تاہم میدان جنگ مین جاکے اپنی شجاعت بتلائین اور مامون جان پر اپنی جان قربان کرکے پیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سرخرو چلے جائین۔ اس نبا پر بی بی زینبؓ پیش امام مظلوم آکے عرض کیے کہ میرے فرزندون کو اجازت جنگ دیجیے ورنہ مین قیامت کے دن اپنی مان سیدت النسا بنت رسول اللہ کو کیا مونہہ دکھلاؤن گی اگر وہ کہین کہ تجھکو اپنے فرزند عزیز ہوے اسلیے میرے فرزند پر جان نثار کرنے دی واسطہ مادر موصوفہ و رسول خدا ان کو اجازت دیجیے تامین روز قیامت شرمسار نہ ہؤن۔ اس تکرار پر امام علیہ السلام

مجبور ہوکے اجازت دیے اوسوقت ہر دو برادر خوش ہوکے میدان جنگ
مین جاکے صدہا کشتون کا پشتہ کر دیکے آخر یکے بعد دیگرے ظلم ظالمون سے
جام شہادت نوش فرمائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے مزارات روضہ
امام سے دور ہونیکی وجہ یہہ معلوم ہوتی ہے کہ جنگ گاہ سے بہت دور تک لڑتے
ہوے آیکے شہید ہوے ہون گے ؎ یارب تا وس روح معظم پہ کرا نثار مدام
بے نہایت صلوات اور تحیات وسلام + وہان سے پھر آگے چلے خرابن
شروع ہوگیا اور آبادی اگرچہ نزدیک دکھائی دیتی تہی مگر راستہ طی نہین ہوتا تہا۔
یہ بھی یک آثار کربلا سے بلا کا اثر پایا گیا کہ منزل بڑی مشقت سے طے ہوی بالآخر
آبادی مین پہونچے اور عقب حرم شریف سے گذر ہوا قبہ زرین پر کہ آفتاب اور
مہتاب شبانہ روز جبیر تصدق ہوتا ہے سواے کلس زرین ایک بیرق پارچہ سرخ
دکھائی دی کہ جسکے دیکھنے سے خون جوش کھانا شروع کیا اور زمین وآسمان سرخ
دکھائی دینے لگا ؎ از ماتم حسنین زمین سرخ زمان سرخ ؛
این جملہ جہان سرخ یکین سرخ ومکان سرخ ؛ علی ہذا قبہ حضرت عباس علمبردار
کی بھی یہی کیفیت تھی گریان وپیتان ہمراہ حضرت قبلہ محلہ حنفی مین گذرے
اور مکان سید محمود صاحب مین اوترے۔ مسجد حنفی بہت خوش وضع اور بڑی اراکین
کہ جس مین حمام اور بیت الخلا مسجد بہت قریب تھے اوس مین نماز ظہر اور عصر
ادا ہوئی من بعد حضرت قبلہ معہ جمیع خادمان سمت روضہ شریف واسطے زیارت
کے روانہ ہوے۔ یہ روز پنجشنبہ تاریخ ۱۴ تہی راستہ کوچہ وبازار مین سے تہا۔
تا دخال دروازہ حرم شریف معلوم نہ ہوا کہ دروازہ کہان ہے مگر میرے پیارے

پیر دستگیر اور جناب سید امیر حسین صاحب صابری ایک کونچہ کے گوشہ مین سے نکلتے ہی دور سے بتلا دیا کہ وہ دروازہ حرم شریف ہے۔ انکی شناخت کی وجہ یہ کہ یہ صاحبزادہ اور اعمال مین قدم بر قدم جدا علی ہین فوراً شناخت کر لیے ہون۔ من بعد اندرون دروازہ حرم داخل ہوے ایک کو ایک کا خیال کیا بلکہ خود فراموش ہو گئے جب کہ گذر اندرون روضہ ایک درجہ وہان سے دوسرا پھر تیسرا چوتھا درجہ قریب ضریح مبارک ہوا۔ ایک شور ماتمانہ واسیدا واسیدا و نالہ ہاے واحسینا واحسینا صداے ہر خاص و عام سے اوٹھا اور ایسا پایا گیا کہ اسی وقت واقعہ امام علیہ السلام ہوا ہے حضرات چادر سر پر کھینچے ہوے ضریح مبارک کو سر لگائے ہوے اشکون سے رومال اور چادر بھگو دیے سب کو سکتے کا سا عالم ہو گیا۔ اور روایت اِنَّ حَالِی اعجب مِنہ کی کیفیت من وعن عیان ہو گئی وہ روایت یہ ہے کہ جب سر شہداء کربلاے علیہم السلام روانہ شہر شام ہوے اور شہر دمشق کو پہونچے۔ اندرون شہر ظالمان جفا جو تند خو یہ سر ہا اور قافلہ کو اس دھوم سے لیگئے کہ سر امام علیہ السلام نیزہ بلند پر سب کے آگے کیے ؎

بر نیزہ سر حسینؓ شاہ دو جہان ٭ کردند چو کوفیان سوی شام روان
لرزید فلک کہ شد قیامت برپا ٭ یک نیزہ بر آمد آفتاب تابان

اور دوسرے سر ہا سے پیچھے اوسکے عقب محملہاے اہل بیت اور چہار شتران محملہا ہاتھہ مین صاحبزادہ زین العباد کے دیکے چلے جاتے تھے۔ اوسوقت ایک مرد ضعیف مسلمان بالا خانہ مکان مین تلاوت قرآن شریف مصروف اور غرفہ سے یہ حال دیکھہ رہے تھے اون کی تلاوت مین یہ آیتہ سورۂ اصحاب کہف

اِنَّ اصحاب الکہف والرقیم کانو من آیا تنا عجبا۔ بقرات ملبند پڑہی گئی فوراً سر مبارک امام علیہ السلام سے یہ کلمہ جاری ہوا۔ اِنَّ حَالِی اَعجَبُ مِنہُ یعنی بدرجہ تحقیق حال میرا اوس سے عجیب زیادہ ہے۔

یہ کلمہ جو اوس سر بے جسم سے جاری ہوا خیال کرنا چاہیے کہ کون کہا فہم من فہم کا مقام ہے اور داد کی جاہے کہ واقعی یہہ حال اوس سے عجب تر ہے۔ اصحاب کہف کی یہ کیفیت کہ ظلم حاکم ظالم کفار سے مقام سکونت ترک کر کے پہاڑ مین جا کے پوشیدہ رہے اللہ جلشانہ خواب استراحت اون کو ایسا عطا فرمایا کہ وقت بعثت خاتم الانبیار بیدار ہو کے گواہی شہادت رسالت دیکے پھر سو رہے اب روز قیامت تک بیدار نہونگے یہ حال اوس سے عجب زیادہ ہے کہ کوفیون نے صدہا عرایض لکھہ کے امام علیہ السلام کو مدینہ منور چھڑوا کے بلوائے اور بد عہدی کر کے دشت کربلا مین گھیر لیے اور خون کے پیاسے آمادہ ارتکاب شہادت ہو کے تین روز پانی نہ دیکے بھوکے پیاسے گلون کو خنجر آبدار سے ذبح کر دیے۔ اِنَّ لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون ؎

شمع حرم لم یزلی را کشتند ✦ پروردۂ آغوش نبی را کشتند

کردند خراب خانہ دلہا را ✦ نور دل مرتضےٰ علی را کشتند۔ اور اوسپر کہ اون کا کینہ شعلہ نار جہنم سے تسکین نہ ہوا اوپر لشکون کے گھوڑون کو دوڑا کے پامال کر ڈالے اور خیمہ کو آگ لگا کے سب اہل بیت کو قید کر دیے اور نیزون پر سرون کو چڑہا کے سوے شہر شام لیگئے۔ اودہر ظالمون کا ہاتھہ جور و جفا پر دراز یہان کچہ اودہی سوز و گداز بصد راز و نیاز تہا۔ اور ساتھہ صبر و تحمل کے انکساری اور امت کی مغفرت کے لیے مناجات اور زاری تہی۔

اب انصاف کیجئے کہ یہہ حال عجیب زیادہ ہے یا وہ واقعہ اصحاب کہف۔
ہونا اس واقعہ کربلا کا ایک بڑا رمز ہے کہ عاشق جانے یا معشوق۔ عاشق کی جان
کے بدلے اوسکا معشوق سو جان دیتا ہے مصداق ارشاد حضرت اعلیٰ ؎
جان جانان پر کرے قربان جو خاموش ہو ۔ بدلے اوسکی جان کے موجود سو جان اور ہے
اور ایک بڑا رمز یہہ ہے کہ مرتبہ شہادت بعد مرتبہ نبوت ایک بڑا مرتبہ ہے
کہ وہ کسی نبیؑ کو ندیلے جا کے واسطے خاتم الانبیاؐ کے رکھا گیا تھا بوجہ رسالت ذات
پاک پر اسکا ادا ہونا مناسب نہ ہو کے صاحبزادون کی ذات پر کہ یہہ ظاہراً و باطناً
جسم و جان عبد بزرگوار بحکم الحسین منی وانا من حسین تھے ادا کیا گیا اور اوسکے ضمن
مین شفاعت امت کا بھی وعدہ پورا ہو چکا لہذا حضرت امام علیہ السلام نے تسلیم فرمایا
ورنہ کیا امکان ظالمان شقی بدکار تھا کہ جان و جسم جگر گوشہ بتول فرزند رسول صلی اللہ علیہ
وسلم پر بے ادبی کرین۔ جنکا گہوارہ جنبان جبرئیل علیہ السلام ہو بمصداق ہذا ؎
شب و روز اون کے صاحبزادون کا گہوارہ جنبان تھا
عجب ڈھب یاد تھا روح الامین کو بھی خوشامد کا
اون پر ادنا بشر شر سے پیش آئے اور جسکے دولتخانہ مین جبرئیل علیہ السلام بے
اجازت نہ جاے اوسکا خیمہ شر سے شر الناس کے کیونکر آگ لگا دیا جاے یہ
معاملہ راز در راز ہے یہان عقل حیران اور ادراک پریشان ہے۔ صبر اختیاری
اسی کو کہتے ہین کہ ان کے صبر لے ابتک جہان کو رولاتا ہے اور میرے قیاس
مین یہہ آتا ہے کہ یہہ ہجوم اور اژدہام شبانہ روز بکثرت کثیر خلایق کا اور رونا اور
بلبلانہ روضہ مبارک مین جو دکھائی دیتا ہے اور قافلے کی قافلہ ہزارہا مردم کے ہر روز

رونے اور زیارت کرنے کے لیے آتے ہین اتنے کہان سے انسان ہونگے
کچھ عجب کی بات نہین کہ جیسا طواف بیت اللہ کے لیے ہر روز ہزارہا فرشتہ
مقرر ہے ویسا ہی گریہ واقعہ سید الشہدا کے لیے فرشتہ مقرر ہون کہ گریہ سے
روضہ مبارک خالی نہ ہو۔ اسلیے کہ گریہ حضرت باری کو بہت پسند آیا ہے لہذا فرماتا ہے
فلیضحکو قلیلاً ولیبکو کثیراً اور ارشاد مولانا ؎

تا نگریہ ابر کے خند د چمن ✤ تا نگرید طفل کے جوشد لبن
در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست ✤ مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

اور یہہ گریہ واقعہ کربلا تو ایسا ہے کہ آسمان رویا اور خون برسایا بحکم روایت
بیہقی لما قتل الحسین مطرت السماء دمًا فی صحنا و جدارنا و کل شئے لنا ملان یعنی
جب امام مظلوم شہید ہوے آسمان لہو برسایا کہ صبح کو ہماری مٹکی اور گھڑے لبالب
بھرے خون سے اور جنہون نے ذبح کیا سوائے ذات باری کے کہ ذات اوسکی
بری ہے کوئی اس فعل سے باقی نہ رہا یہہ شعر یہ محل الہایئے ملا محتشم کا کیا اچھا
اسوقت یاد آگیا ؎

ہست از ملال گرچہ بری ذات ذوالجلال ؛ اور دل است و بیچ دلی نیست بی ملال

خیر بہت رونا حضرات کا بہت رولایا کہ آرزو رونے کی نکل آئی اور اسی حالت مین
تمامی زیارات اندرون روضہ مثل قتل گاہ و حضرت علی اکبر و علی اصغر و امام قاسم
و گنج شہدا و حبیب ابن مظاہر صحابی رضی اللہ عنہم اجمعین حاصل ہوے۔
وہان سے حضرت قبلہ نے روضہ حضرت عباس علمبردار ابن حیدر کرار کا ارادہ
فرمایا اور داخل روضہ موصوف ہوے۔ یہان بھی وہی دہشت کا سامنا ہوا اور

شجاعت اور دہشت ایسی بے پایان کہ صد ہا رستم دوران کا رعب نمایان تھا
اور ہتیار مثل شمشیر و خنجر و گرز و سپر وغیرہ روضہ شریف مین لٹکے ہوے تھے۔ یہہ
سامان دیکھے وہ کیفیت یاد آگئی کہ جسوقت عباس نامدار میدان جنگ مین شیر غران
کیطرح پہونچے غل پڑ گیا کہ اے شامیو خبردار اور ہوشیار ہو جاؤ کہ اب حسینی فوج کا
علمدار حیدر کرار رن مین آیا یہہ آواز سنکے پہلوانان پر دل کا جگر پانی ہو گیا اور
کوئی مقابلہ مین نہ آیا آپ بہتون کو قتل کر اور سقای سکینہ بنکے مشکیزہ آپ نے
سوے نہر فراط ارادہ فرماے پانیکی محافظت کے لیے چار ہزار سوار اور پیادہ مامور
تھے مثل کلہ گو سفندان شیر ابن شیر کے روبرو سے بھاگ گئے آپ مشکیزہ آب
بھر لیکے خیمہ کی جانب چلے ابن سعد اور شمر ذی الجوشن پکارا کہ پانی جانے نہ دو اگر یکقطرہ
آب امام دو جہان نوش فرمائین سب کو شربت مرگ چکھائین۔ ظالمان تیر باران
کیے مشکیزہ چھد جاکے پانی بہہ گیا پھر آپ داد مردی اور شجاعت دیکے بہتون کو
شربت مرگ چکھا کے مالآخر زخمون سے چور ہو کر گھوڑے سے گرے اور بھائی
کو آواز دیے یا اخی یا اخی یا ابن رسول اللہ ادرکنی اور کہی یہ آواز کے سنتے ہی
امام علیہ السلام یک آہ کیے اور فرمائے کہ آج بازو کی قوت جاتی رہی اور کمر ٹوٹگئی

نظم

عباس کے مرنیکی جسوقت خبر آئی ؛ شبیر گئے رن مین اور بات یہ فرمائی
کس جا پہ پڑا ہے تو بھائی میرا شیدائی ؛ دریا کے کنارے سے کانون مین صدا آئی
کن بر سر تا بوتم یک جلوہ برغائی ؛ ای از لب لعل تو اعجاز مسیحائی
دریا کے کنارے پہ جب نعش نظر آئی ؛ فرمایا کہ یہان تمکو دریا کی ہوا بھائی

وہان مجھکو ستاتا ہے ہر دم غم تنہائی ؛ اب تیری جدائی مین کسطرح جیون بھائی
ہم ہوش و خرد بردی ہم تاب و توانائی ؛ ہم جان و دلم بردی ہم صبر و شکیبائی
کس شوق سے جاری ہے زخمون سے لہو دیکھو ایک خاک بیابان ہے اس رشک گلستان کو
گلبرگ ہوا بستر صحرا مین ہمارا تو ؛ اے باد صبا جاکر اوس گل سے ذرا کہیو
کردیم بخون خود آرایش کوی تو ؛ داری خبری یا نہ ای سرو خود آرائی

اس حال کا ماجرا کیا لکھون جگر چاک سینہ شق ہوتا ہے ؎

خدا کسیکو نہ دکھلاے غم جدائی کا ؛ خصوص بھائی نہ دیکھے فراق بھائی کا

بعد حصول یہہ زیارت مکان مقام پر آگئے۔

بتاریخ ۱۵ روز جمعہ شہر کربلا ہی کا مقام ہوا ہر روز ہر وقت وہی خلایق کا اژدہام اور نالہ و بکا کا کہرام دکھائی دیتا تہا۔ باوصف گذرنے اتنی مدت دراز کے وہی معاملہ واقعہ روز عاشورہ نظر آتا ہے کہتے ہین کہ ہمہ وقت و ہمہ روز و ہمہ ماہ و ہمہ سال یہی حال رہتا ہے ؎

زین بعد خامہ را ہوش گفتگو نماند ؛ دل چاک چاک گشت کہ جای رفو نماند
لب تشنہ رفت مالک کوثر ازین جہان ؛ ای آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند

زیارت گاہ حُر شہید علیہ السلام روضہ امام علیہ السلام سے چار میل پر ہے اور یہ گنبد سبز ہے۔ واہ رے تقدیر الہی کس کام کو آئے تھے اور کیا فضل الہی شامل حال ہوا یا تو یزید پلید کی طرف سے امام علیہ السلام کے مقابلہ کو آئے تھے توفیق فضل خدا کچھ ایسی ہوئی کہ امام علیہ السلام کی جانب سے شامیون کا مقابلہ کیا اور داد شجاعت دیکے جام شہادت معہ برادر و عزیز و غلام نوش فرمایا اللہ جلشانہ انکی ارواح پر

اپنی رحمت نازل کرے۔ قبہ زیارت گاہ نصب خیمہ حرم محترم روضہ امام علیہ السلام سے قریب ہے۔ اوسیروز حضرت قبلہ گاہ کی طرف سے نیاز شیر برنج دو پلہ ادا ہوی۔ اور مسجد حنفی مین تخمیناً تین سو مردم نماز جمعہ کے لیے عساکر سلطانی وغیرہ سے جمع تھے سب شیر برنج نوش کیے سوائے انکے اور بہت غربا مساکین تناول کیے

بتاریخ ۱۶ ماہ روز شنبہ بھی یہین مقام ہوا اور سعادت زیارت حاصل ہوتے سہے۔ لطف زیارت ہر ایک طالب کو اوسکے رہبر کے ساتھ جیسا حاصل ہوتا ہے ویسا تنہا حاصل نہین ہوتا۔ یہ راقم ہمراہ رہبر اپنے اور تنہا بھی جاکے دیکھا اوسکو حضور اسکو دور پایا۔ ارشاد مولانا صادق آیا ؎ گفت پیغمبر علی را کای علی ✤ شیر حقی پہلوان پر دلی ✤ لیک بر شیری مکن تو اعتمید ✤ آندر آ در سایۂ نخل امید ✤ ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر ✤ دامن آن نفس کش را سخت گیر ✤ وصل کن با نار نور یار را ✤ وصل کن با گلبنش این خار را ✤

بتاریخ ۱۷ ماہ روز یکشنبہ روانہ نجف اشرف ہوے اوس روز مقام خان حماد ہوا یہان بھی سرائے سلطانی بہت بڑی ہے مگر مکان کرایہ مین اوترے۔

بتاریخ ۱۸ ماہ روز دوشنبہ علی الصباح کوچ کرکے قریب دوپہر شہر کوفہ پہونچے وہان زیارت شہادت گاہ حضرت علیؑ ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اندرون مسجد اور بیرون مسجد حضرت مسلم علیہ السلام اور ہانی جنہون نے مسلم علیہ السلام کو چھپا رکھا تھا ہوی۔ اور سب واقعہ پیش نظر ہوے۔

نظم

باغ زہرا سے آواز آئی میرا مظلوم بیچارہ مسلم ✤ تو نے بیحد مصیبت اوٹھائی میرا مظلوم بیچارہ مسلم ✤

زاد سفر از سید محمد شاہ ہاشم حسینی ۱۰۸۷ھ
۹۱۵ ۶۲
ش ۱۸

وہ ہزارون تھے اور تو اکیلا تو مسافر غریب الوطن تہا۔ رحم اعدا کو تجھپر نہ آیا میرا مظلوم بیچارہ سلم
ہاے پانی بھی تو نے نپایا حیف دریای خونخین نہایا۔ ظالمون نے تجھے یون ستایا میرا مظلوم بیچارہ سلم
اللہ ان کے اوپر رحمت نازل فرماوے۔

شہر کوفہ ویران ہے نخلستان خرما اور تھوڑی سی آبادی دکھائی دیتی ہے۔ کہتے ہین کہ یہ
شہر بہت بڑا تھا اور عمارات اسکی بڑی عالیشان تھی۔ اسکو اول مختار اور بعد اوسکے تیمور
شاہان ایران نے ویران کر دیا اور اسکے ساکنین کو پیر و جوان سے لیکے بچون تک
قتل کر ڈالا۔ یہ بدعہدان اپنی کردار کی سزا ذات اور اولاد کو پاکے کیا زمین مین بھی چین سے
رہے ہون گے نہین بلکہ گرفتار عذاب سخت و دچار مکافات حشر بر سر ہون گے۔

وہان سے آگے روانہ ہوے وقت دو ساعت روز نجف اشرف پہونچے۔ یہہ گنبد
عالیشان شیر خدا صاحب ذوالفقار شاہ دلدل سوار کہ جسکی شان مین رسول خدا
لحمک لحمی دمک دمی۔ وانا مدینۃ العلم و علی بابہا فرمایا ہے

حضرت مرتضی علی نایب مصطفے اعلی۔ مظہر کبریا علی سرور اولیا علی
خشت زرین کا مطلا ہے زیارت حاصل ہوی اور وہ واقعہ نمونہ قیامت پیش نظر ہوا
کہ سجدہ اول سے صاحب تبارک کا سر اوٹھانہ تہا کہ بدبخت ازلی ابن ملجم تروار کا وار
چلایا اور سر مبارک مغز تک شگافتہ ہو گیا۔

نظم

تیغ دشمن سے شرق انور پر ۔ پہونچی جسدم جراحت کاری
جام شربت جو سامنے لائے ۔ لعل شیرین کیے شکر باری
نہ پیون گا مین جب تلک پہو پھلے ۔ نہ پیے ابن ملجم ناری

واہ کیا جود و کیا سخاوت ہے حق دشمن کے یہی ہی غم خواری دوستانرا کجا
کنی محروم تو کہ با دشمنان نظر داری۔ روضہ مبارک مین وقت صبح صادق
مولوی شاہ غلام حسین صاحب اور احمد علیشاہ صاحب کہ یہہ ہر دو درویش
غریب پیر پرست طالب مولی ذاکر و شاغل اور عمل درویشی کے عامل ہین یہ اشعار
کہ ہمیشہ اپنے خانقاہ اور درگاہ شریف مین وقت صبح صادق بلند ذکر جہر پڑہے جاتے
ہین بہوت خوش الحانی اور آواز بلند سے پڑہے سامعین کو بڑا لطف حاصل
ہوا و ہو ہذا ؎ صبح دم در خواب می بینم۔ جمال ساقیٔ کوثر علی ابن ابی طالب
امیر المومنین حیدر صبح صادق کرمی زد دم ز مہر بو تراب تکمہ چاک گریبان کے
نمودی آفتاب تا شدی خاک نجف آرام گاہ بو الحسن عرش گوید ہر زمان یا لیتنی کنت
تراب سکہ زد بر عرش و کرسی طبل زد لوح و قلم ہادی دین محمد مہدی صاحب علم ہر کہ
وقت صبح دم در یاد حق بیدار نیست او محبت را چہ داند بد لائق دیدار نیست شاہ
مردان شیر یزدان قوت پروردگار۔ یا علی گویم بگو یم سد الیل النہار
ہر بلائے پیش آید این بخوان ہفتاد بار۔ لا فتاح الا علی لا سیف الا ذو الفقار
الٰہی تا بود این مہر و ماہی چراغ چشتیان را روشنائی۔

بتاریخ ۱۹ ماہ شہر روز شنبہ یہین مقام ہوا۔ حضرت قبلہ کے جانب سے نیاز دو نیم
بلہ قرص نان اور قلیہ گوشت قورمہ ادا ہوئے۔ یہہ شہر کربلا سے چھوٹا ہے
بازار مین عبا، گلیم بہوت کثرت سے فروخت ہوتی ہے۔ یہان اور کربلا معلی
مین سپرادے یعنے تہہ خانہ اور اوس مین مردے دفن ہوتے ہین۔
مگر نجف اشرف مین کربلا معلی سے زیادہ۔ اور جو مردہ کہ اندرون بارہ دری

گنبد شریف مین دفن ہوتا ہے سو روپیہ اور اندرون حرم کو پچاس روپیہ اور بیرون حرم و شہر کو تیس روپیہ علاقہ داران سلطان لیتے ہین اور بہت بڑا محاصل اسکا سلطان کو پہونچتا ہے اور بہت کثرت سے مردے ہر روز گہدون پر جھولہ مین یا صندوقین باندہے ہوئے کربلاء معلیٰ کو کم اور نجف اشرف کو زیادہ آتے ہین اور گورستان نجف اشرف بہت بڑا ہے اللہ تعالیٰ سچے مسلمانون کو غریق رحمت فرماوے۔

بتاریخ ۲۰ شہر روز چہارشنبہ نجف اشرف سے واپس ہوکے مقام سرائے خوان حماد ہوا۔

بتاریخ ۲۱ شہر روز پنجشنبہ مقام کربلاء معلے اور دوبارہ زیارت امام علیہ السلام ہوئی۔

بتاریخ ۲۲ شہر روز جمعہ مقام مسیب ہوا۔

بتاریخ ۲۳ شہر روز شنبہ مسیب سے نکل کے زیارت محمد اور ابراہیم فرزندان مسلم علیہ السلام کہ شہر مسیب سے قریب ہے کرتے ہوئے راہ کے مقام محمودامین اوترے یہہ وہی صاحبزادگان ہین کہ باپ کے ہمراہ کوفہ آئی تہی ایک کی عمر دوازدہ سالہ اور دوسری کے عمر دہ سالہ تہی۔ جب حضرت مسلم علیہ السلام شہید ہوئے اُن کو قاضی کوفہ پوشیدہ رکہہ کے رات کے وقت بیٹیے کو ہمراہ دے کے کہا کہ قافلہ مدینہ منورہ کو جاتا ہے انکو لیجاکے اوس قافلہ مین چہوڑ دے تا مدینہ منورہ پہونچ جائین۔ اور نقد کیا سے گہٹا مین کوہ کے پنہان کہین یہہ ماہ نہو۔ یہہ آفتاب امامت کہین تباہ نہو۔ فرزند قاضی بیرون شہر آیا دیکہا کہ قافلہ روانہ ہوچکا تہا۔ صاحبزادون سے کہا کہ یہہ نشان قافلہ پر چلے جاؤ۔ سے شریک قافلہ ہوجاؤگے گہڑی بہر مین۔ خدا نے چاہا تو پہونچوگے اپنے تم گہر مین صاحبزادگان روانہ ہوئے قافلہ نہین ملا تشنہ دگرسنہ صحراء خارستان مین برہنہ

پا چلتے چلتے پاؤن مین چھالے آگئے ماندہ ہوکے ایک درخت کے پیڑ پر چڑھکے
بیٹھہ گئے ۔ ؎ پکارا مارا ہمین بہہ برہنہ پائی نے یہہ دن دکھایا ہمین باپ کی
جدائی نے ۔ اوس درخت کے نیچے ایک چشمہ آب شیرین تہا وہان کنیز ک
حارث پانیکے لئے آئی اور دونون صاحبزادون کا عکس مثل آفتاب وہتاب
پانی مین دیکھہ کے اوپر نظر کی اور نزدیک آکے پوچھی کہ تم کس بوستان کے
گل اور کس گلستان کے بلبل ہو ارشاد ہوا ۔ ؎ غریب وبیکس ومظلوم
اور بچارے ہین ۔ مسافری کوہین نکلے فلک کے مارے ہین ۔ کنیز مذکور
محبت اہل بیت تہی اوسکو بوجہہ محبت شناخت ہوگئی اظہار محبت کے ؎
سمجھہ کے دوست اوسے بولے یہہ کہ بہر کرنین پدر ہمارا ہے ۔ مسلم چچا غریب حسین
کنیز اپنی بی بی کے نزدیک آکر خبر دی ۔ بی بی بہت دوست اہل بیت تہی بیقرار
ہوکے کنیز کو کہی فوراً لے آ ۔ بس وہ لائی ۔ بی بی مادر مہربان کی طرح اون یتیمونکو
دیکھہ کے ؎ کہی کہ روتے ہو کیون زار زار یہان آؤ ۔ در یتیم در شاہوار
یہان آؤ ۔ گودمین لے کہانا کہلا پانی پلا حجرہ مین آرام کرواکے بخوف حارث
دروازہ مقفل کردی ۔ رات کو حارث بدبخت اوس نیکبخت کا شوہر آیا اور ہمارتن سے
کہوکر اظہار ماندگی کیا کہ آج تمام دن تلاش فرزندان مسلم مین بامید انعام
سرگردان رہا مگر نہین ملے ۔ ؎ ملی یتیمون کو جبوقت تک نہ پاؤنگا ۔ نہ سوکہے سے
سوؤنگا نا کہانے کو مین کہاؤنگا ۔ بی بی گہبرائی اور اوس بدبخت کو کہانا زہر مار
کرواکے سلادی ۔ نصف شب گزری کہ صاحبزادون نے خواب دیکہا کہ نانا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بدین حال تشریف فرماہین ؎ بہرے ہین

آنسوان چشم ضعیف کے اوپر ٹپکتے ہینگے محاسن شریف کے اوپر۔ اور باپ مسلم
علیہ السّلام روبرو استادہ رسول مقبول فرماتے ہین کہ اے مسلم تم آئے اپنے
فرزندون کو کسکے حوالہ کر دئے۔ مسلم عرض کئے کہ وہ بھی پیچھے آتے ہین۔
چشم نرگس نازنین۔ صاحبزادہ بزرگوار ہو گئے۔ برادر خرد کو بیدار کر کے
بیان رویت فرمائے۔ برادر خرد نے کہے واللہ مین بھی یہی خواب دیکھا۔
پس چیخ مار کے یکدیگر بغل گیر ہو کے رونے لگے۔ حارث بدبخت بیدار ہوا
اور بی بی سے ؎ کہا لعین یہ غل کسطرح کا ہوتا ہے یہ کون پچھلے پہر گھر میرے
جور وتا ہے۔ بی بی بہت عذر کی نمانا آخر آپ اوٹھہ شمع ہاتھہ مین لے اور قفل توڑ کے
حجرے مین آیا کیا دیکھتا ہے ؎ تڑپ تڑپ کے دو معصوم جان کھوتے ہین
گلے مین ہاتھہ ہین اور زار زار روتے ہین۔ پوچھا کہ کون ہو۔ دوست اپنا جانکے
نام ونسب سے خبر دئے کہہ اوٹھا ؎ یار در خانہ و من گرد جہان میگردم
پس ہردو کے زلفین آپسمین باندہ کے کہا سو رہو ؎ مین کل بدنبی تمہاری
یہہ سر اوتارونگا۔ فراط پر تمہین لیجاکے پیاسہ مارونگا۔ اور حجرے کو مقفل کر کونجی
اپنے نزدیک رکھہ لیا۔ بی بی فہمایش کرتی رہی نمانا صبح دونون صاحبزادونکی
بازو آپسمین باندہ کے کشان کشان سوئے نہر فراط لیچلا ؎ وہ بولی
زلفین نہ کھینچ اب ہماری چلتے ہین۔ رضا پہ راضی ہین۔ ہم آپ ہی سے چلتے
ہین۔ بی بی اور فرزند اور غلام بالغ آئی ہر ۳ کو قتل کر ڈالا اور صاحبزادونکو
نہر فراط پر لیجاکے کہا کہ اگر پانی پیتا ہے تو پی لیو اب تم کو قتل کرتا ہون
صاحبزادے فرمائے ہم پانی نہین پیتے ؎ خدا کے واسطے ظالم ذرا سی

مہلت دی نماز پڑہنے کی ہم بیکسون کو فرصت دی۔ کھا واللہ نہ دیون گا اور تلوار کھینچکر
ارادہ قتل ہوا۔ یہہ دیکھہ پہلے پسر چھوٹا بولا مسلم کا۔ میرے بڑے کا تنکی
سر تو آگے میرے جدا بڑا پکارا میرا سر اوتار نا پہلے نہ میرے چھوٹے برادر کو
مارنا پہلے۔ الغرض اوس ناپکار بدکردار نے پہلے بڑے بہائی کا سر بعد چھوٹے
بہائی کا سر کاٹ لے دونون یتیمون کی لاشین دریا مین پہینک دی۔
بہت جور رکہتے تہے آپسمین یکدیگر مضطر فراط بیچ گئے دونون کی بدن ملکر
کئے جو سر تہے اودہر سے لپیٹے جاتے تہے لگاتے لب سے لب اور مونہہ
سے مونہہ ملاتے تہے۔ جس وقت حارث بدبخت نامراد سرونکو ابن زیاد کے
پاس لایا اپنی مراد کو بھی نہ پایا اوسی وقت ابن زیاد نے کہا کہ ای سنگدل
بدون میرے حکم کے انکو کیون قتل کیا۔ اور مقاتل کے حوالہ کر دیا۔
مقاتل نے اوس بدبخت کو بانواع عقوبت و عذاب قتل کر کے اوسکی
تن ناپاک کو دریا مین پہینک دیا۔ دریا بہی نکال دیا زمین بن گاڑا زمین بہی
قبول نہ کی تب آگ مین جلا خاکستر کر ڈالا۔ نظم شہید ہو گئے مسلم کے جب
پسر دونو ہوئے کباب جہان کے دل و جگر دونو بینے نہ ایک بہی تدبیر گہر کے
جانیکی قضا دو چار تہے دو چار تہے جاتے تہے وہ جدہر دونو کہا وہ دشمن
بیدین سے چہوڑ دی ہمکو کہ ہم یتیم ہین بیکس ہین بے پدر دونو۔ وہ بولا
کوفہ مین لیکر تمہین نہ جاون گا کہ چہوٹ کر تمہین پونچائیگی ضرر دونو جو ہاتہہ
قبضہ پر رکہا۔ وہ دشمن گمراہ تو مرنے کرتی تہی شمشیر پر نظر دونو سپکڑ
کے زلفون کو تلوار سے جو کاٹا سر جہکائے سجدہ مین دونو نے اپنی سر دونو۔

جو تعش ایک کی پہینکی شفق سے دریامین تو شور کرنے لگے بحر اور بر دو نو حباب
دار لکا تیرنے وہ دریا پر کہ ایک ڈوب نہین سکتا ہے مگر دو نو جو دوسرے کو بھی پہینکا تو
ہو کے دست بغل لپٹ گئے صفت موج ہمدگر دو نو۔ غریق رحمت یزدان ہوئے
برنگ حباب۔ بزیر اب ہوئے تہ نشین گہر دو نو۔ یہہ سوزغم ہے کہ کاغذ پہ گر کرین تحریر
تو جل کے خاک ہون مکتوب و نامہ بر دو نو۔ ہمارا نامہ اگر مرغ نامہ بر لیجائے تو
اوسکے اوڑتے ہی جل جائین بال و پر دو نو۔ انکا گنبد مبارک سبز اوپر دو قبہ اور
اندر کی عمارت ایک ہے اور ایک کا مزار ایک کے بازو۔ زایرونکا بہت اژدہام
باشور و نالہ و بکار رہتا ہے۔

بتاریخ ۲۴ شہر مقام محمودیہ سے بعد نماز صبح و تناول طعام نکل کے وقت دو ساعت
روز داخل بغداد شریف ہوئے اور مکان سابق مین اوترے۔ اوسی روز ہمارے
برادر دینی جناب میر فیاض علیصاحب ابن میر رضا علیصاحب مرحوم اوستاد مختار الملک
اولی مغفور معہ لواحقین جہاز بصرہ سے اوترکے شہر موصوف مین پہونچے۔ اور
حضرت قبلہ کے فرودگاہ کے بازو کے مکان مین اوترے یہہ صاحب موصوف حضرت
قبلہ کے دفعتاً نکلنے سے ہمراہ نہو سکے اور چھوڑکے بھی رہ نہ سکے کیونکہ اپنے
پیر کے بڑے عاشق ہین اور انکا تمامی خاندان پیر پرستی مین اپنا نظیر نہین رکھتا۔
اور یہہ بڑے خوش اخلاق سید صحیح النسب جامع جمیع صفات حسنہ مین بیتاب ہوکے
بعد ایک ہفتہ حیدرآباد سے نکلے کہ کہین نہ کہین ملا لونگا۔ مگر اون کو بصرہ پہ دس
روز کا قرار اطمینہ ہوا اس لئے راستہ مین ملا نہ سکے۔ مگر اس مقام پر بہرحال
ملگئے۔

بتاریخ ۲۵ شہر روز دوشنبہ بسبب ماندگی سفر ارام لیا گیا اور یہان اسی تاریخ دو صاحب مسافر دست مبارک حضرت قبلہ پر بیعت کیے ۔ یہہ عنایت سیدنا غوث الاعظم پیران پیر دستگیر قدس سرہٗ العزیز دکھائی دی کہ اپنے ظل عالی مین دو صاحب کو حضرت قبلہ کے ہاتھہ پر داخل سلسلہ فرمایا۔ ورنہ بدون خواست اور عنایت عالی کی یہہ بات کیونکر ظہور مین آتی اللّٰھم زد فزد فیوض حضرتہ ۔

بتاریخ ۲۶ شہر روز سہ شنبہ بہ سواری گاڑی ٹرام کاظمین شریفین جاکے وہانکی زیارت کرکے وقت واپسی قاطر اعینی گھوڑے پر سوار ہو محلہ اعظم مین حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کو آئے اور وہان کی زیارت کرکے بہ سواری گاڑی حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور حضرت امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہم کی زیارت کرتے ہوئے مکان کو واپس آئے ۔ کاظمین مین روضہ حضرت امام موسیٰ کاظم مثل روضہ حضرت سید الشہدا علیہ السلام مطلا اور تعمیرات بادشاہان عجم سے ہے اور شہر و بازار بھی بہت درست اور خوش وضع ۔ اور محلہ اعظم مین روضہ حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ سبز چینی کا معہ مسجد کلان اور مدرسہ تعمیرات سلطانی سے ایسا خوش وضع اور خوش ترکیب اور دلچسپ ہے کہ اوسکا بیان ہو نہین سکتا ۔

بتاریخ ۲۷ شہر روز چہار شنبہ مقام ہوا خریدی تحایف اور سامان کر لیے ۔

بتاریخ ۲۸ شہر روز پنجشنبہ زیارت محلہ کرخیان کرکے بغداد شریف سے سوار جہاز مجیدی ہوئے ۔ بہ سبب نہ ملنے ٹکٹ سکرڈ و فرسٹ کلاس کے حضرت قبلہ معہ ہمراہیان ایک جانے جہتری جہاز پر تشریف رکھے ۔

بتاریخ ۲۹ شہر روز جمعہ وقت نماز صبح لنگر جہاز اوٹھا ۔ اور روانہ ہوا ۔ اور جونہی

شہر روز سہ شنبہ بمقام بصرہ پہونچکے بمکان امیر علی فروکش ہوئے۔
بتاریخ پانچوین شہر مقام بصرہ ہوا اور وہان کی زیارت سے مشرف ہوئے۔
بتاریخ ۶ شہر روز پنجشنبہ سوار جہاز نیکل کمپنی سمی پھنیا ہوئے حضرات فرسٹ کلاس اور خادمان تہرڈ کلاس مین بیٹھے۔
بتاریخ ۷ شہر روز جمعہ وقت نماز صبح جہاز روانہ ہوا۔ اور آٹھہ گھنٹہ اوسی دن کے بمقام مہمرا پونچی اور وہان دو گھنٹہ لنگر ہوکے دس گھنٹہ دن کے روانہ ہوا۔ چہار بجے دن کے مقام فوا پر پہونچے ایک گھنٹہ وہان جہاز ٹہرا۔ اور پانچ بجے دن کے روانہ ہوا۔
بتاریخ آٹھہ روز شنبہ ۸ بجے دن کے بوشہر پہونچے۔ اور نو گھنٹہ لنگر کرکے پانچ بجے اوسی دن کے جہاز چلا۔
بتاریخ ۹ شہر روز یکشنبہ پانچ بجے دن کے بندر بحرین پہونچے۔ یہہ بندر جاتے وقت ہمین ملا تہا۔ یہان جہاز کم ٹہرا۔ مگر سوداگر موتی سوار ہوئے اونکی زبانی معلوم ہوا کہ یہہ دریا مین موتی پیدا ہوتا ہے۔ اور کیفیت برآمد موتی یہہ کہ چہار پانچ غواص جاتے برآمد مرد ارید پر کشتی مین جاکے ایک کے کمر کو رسن باندہتے ہین۔ اور وہ غواص کو کشتی سنگین چیز واسطے ڈوبنے کے گود مین لیکے ڈوبتا ہے اور زمین کو پہونچتے ہی کوئی آلہ سے زمین کندہ کرکے جسقدر صدف دستیاب ہوں آغوش مین ڈال کے فوراً اوپر آجاتا ہے اور یہہ کام پانچ منٹ کے عرصہ مین کرتے ہین۔ اگر عرصہ مذکور مین ڈوبنے والہ اوپر نہ آیا تو رسن والہ اوسکو کھینچ لیتا ہے۔ اسلئے کہ

کہ لقمۂ ماہی نہو جائے۔ باستماع کیفیت ہذا میرے پیارے پیر دستگیر نے کنایتاً
وتعلیماً کیا اجہار ارشاد میرے گوش ہوش مین فرمایا۔ کہ جیسا بغیر بار آغوش مین
لئے کہ غواص دریا مین ڈوب نہین سکتا۔ ویسا ہی طالب مولیٰ بدون بار رنج و بلا
مجاہدہ آغوش مین لئے کہ دریائے معرفت آلہی مین غوطہ لگا نہین سکتا جب طالب
مولیٰ بار تمامی بلا رمصیبت کو مانند معشوق عزیز کے گود مین لیکے دریائے معرفت
مین غوطہ لگاتا ہے تو درِ حقیقت مقصود ہاتہہ مین لاتا ہے اور وہ رسن کیا ہی
رہبر کے ہاتہہ مین اپنے اختیار کو دیدی ورنہ لقمۂ بلائے ہوا و ہوس ماہی
نفس ہو جائیگا۔ بادشاہ یہان کا عرب علاقہ سلطان خود حاکم ہی اور محاصل۔
غواصون سے نہین لیتا۔ اور غواص سوائے کہولنے صدف کے بند
صدف فروخت نہین کرتے۔ مشتریان غواصون سے مروارید لیکے بمبئی
لاکر سوراخ کرواکے فروخت کرتے ہین اور پیدایش مروارید مین بیان
مختلف ہے بعض کہتے ہین معدنی ہے بعض کا قول آب نیسان سے واللہ اعلم
بحرین سے سات بجے رات کے روانہ ہوئی۔
بتاریخ ۱۰ شہر روز دوشنبہ گیارہ بجے دن کے بندر لنجا پہونچی اوسی
چہار گھنٹہ دن کے جہاز چلا۔
بتاریخ ۱۱ شہر روز سہ شنبہ بارہ بجے دن کے بندر عباس پہونچی پانچ گھنٹہ
مقام ہوا۔ اور پانچ گھنٹہ اوسی دن کے جہاز روانہ ہوا۔
بتاریخ ۱۲ شہر روز چہار شنبہ ۵ گھنٹہ دن کے بندر مسقط پہونچے تمام
شب اور تاریخ ۱۳ شہر روز پنجشنبہ لنگر ہوا۔ اور پانچ بجے دن کے روانہ ہوئی

بتاریخ ۱۴ شہر روز جمعہ پانچ بجے دن کے بندر گوادر پہونچے بندر مذکور پر دو گھنٹہ لنگر ہوا۔ ساتہہ بجے شب شنبہ لنگر برداشت اور جہاز روانہ ہوا۔ بتاریخ ۱۵ شہر روز شنبہ وقت ۷ بجے رات کے بندر کراچی پہونچے بندر مذکور پہونچنے تک قول کپتان و معلم یہہ تہا کہ ۱۷ شہر جمادی الثانی تین بجے دن کے بندر کراچی سے جہاز روانہ ہوکے اٹہارہ شہر بندر بمبئی پہونچیگا۔ جب کراچی پہونچے یہہ بیان کرنے لگے کہ جہاز میل نہین آیا اور اوسکا پہ لینا ضرور ہے۔ بدین نظر تین روز جہاز کو لنگر ہوگا۔ اور اٹہارہ تاریخ شہر حال چار بجے دن کے لنگر اوٹہیگا۔ سنتے ہی یہہ خبر کے تمام پاسنجر جہاز کو ایک سستی سے آگئے اور جو اندازہ کہ بمبئی اور دکان سے اپنے اپنے شہر اور مکانونکی پہونچنے کا کرتے تہے۔ بحکم ارادۃ اللہ غالب علی ارادت الناس۔ تمام درہم و برہم ہوگیا اور مقام۔ عرفت ربی بفسخ العزایم۔ دکہائی دیا۔

حضرت مع چند خادمان جہاز سے اوترکے شہر کراچی مین بدین ارادہ تشریف لیگئے کہ دو شب خشکی مین آرام لیکے واپس جہاز مین آجائینگے مگر یہان بہی ایک معاملہ قدرت آلہی آیہ۔ ان اللہ عندہ علم الساعۃ سے۔ ماذا تکسب غدا۔ کا بمقتضائے کشش اب و خواب ایسا دکہلائی دیا۔ کہ حضرت قبلہ مع چند خادم شب دوشنبہ تاریخ سترہ شہر اشٹیمن ریلوی کراچی سے سوار ہوکے بالائے حیدرآباد سندہ اور لاہور و ملتان اور سر ہند وغیرہ سے ۱۹ شہر صبح چہارشنبہ فلک

دہلی ہوکے بمکان جناب حاجی سید امیر حسین صاحب چشتی صابری فروکش ہوئے
بتاریخ ۲۰ شہر روز پنجشنبہ مقام دہلی ہوا۔ جناب موصوف تا دو روز دعوت
خوب تکلف سے ادا فرمائی۔ اور سماع بھی رہا۔
بتاریخ ۲۱ شہر روز جمعہ حضرت قبلہ معہ ہمراہی سوار ریل سکرد کلاس ہوکے بالائے
اسٹیشن منمار وغیرہ شب دوشنبہ ۲۴ شہر جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۴ وقت
نواخت آنہہ ساعت شب رونق افروز اسٹیشن ریلوی بلدہ حیدرآباد ہوئے
یہہ وقت بھی مجمع خلائق ویسا ہی تہا۔ جیسا کہ روز روانگی خادمان عشاق نرگس
وار سرتاپا چشم انتظار مین مانند سرو سہی اپنے راست اعتقادی پر استادہ
اور مثل شمشاد وسنبل سوجان سے فدا کہہ اور ہی درخواست پر آمادہ۔
بلبلان ہزار داستان ہر طرف ترانہ سنج تہنیت اور مرغان چمن قمری
وار صدائے مبارک باد سے مترنم۔ ہر طرف ایک اور ہی رنگ اور ہر شخص
اپنے رنگ مین دنگ کہ اللہ اللہ یہہ کسکی آمد آمد کا دہنگ ہے۔ نوید تازہ
جہک کر گوش مین ندا دی اور فرحت بے اندازہ دست بستہ ہوکے
سنا دی۔ کہ یہہ دہوم دہام رونق افروزی حضور حضرت پیر و مرشد
قبلہ دام ظلہ وفیوضہ ہی۔ کہہ اوہی سبحان اللہ یہی تو ہمارا مدعا اور ہر اسر
مقصود ہے ؎ بیا بیا شد چمن سراسر۔ چہ سرو خورم چہ سرخ خوشتر
ز شاخ و اشجار و نور و انوار برگ گلنار و رنگ نسترن۔ شدہ ز فیض
بہار ہر جا بسا مصفے بسے مجلے کہ کشت گردید روی دیبا حدیقہ گردید۔
سرد احمر شدہ است خوش رنگ عارض گل بہر طرف ہست شور

بلبل صبا بباراست جد سنبل چو زلف خوبان نازپرور عجب بہاری بہر طرف ہست
کہ سرو وشمشاد صف بصف است ایاغ می لالہ رابکف ہست شدہ است مخمور
چشم عبہر۔ اس خیر مقدم کے کیا شادی اور سرور کا حال عرض کروں جسقدر
عشرت منا ؤں سزا ہے اور جسطرح کے خوشی مچا ؤں بجا ہے اس لئے کہ
جان جسکے لئے بیمار تہی وہ مسیح دم شفا بخش جان آگیا اور چشم جسکے جمال
باکمال کے منتظر تہی خدائے تعالیٰ وہ دیدار فیض آثار اپنے فضل وکرم سے
دکہلائی دیا اور یہہ کاشانۂ دل خیر مقدم سے رشک افزائے گلشن فردوس
برین ہوگیا۔ ؎ للہ الحمد ہر آن نقش کہ خاطر میخواست ظاہر آمد زپس پردہ
تقدیر پدید۔ پس حضرت قبلہ گاہی سے اوترے اور ہر ایک سے ملاقات
فرماکے راست درگاہ شریف حضرت اعلیٰ جاکے فاتحہ گزرانے۔ اور حضرت
قبلہ کہ بڑے درجہ کے عاشق پیر دستگیر اپنے ہین۔ ایسا دیکہائی دیا کہ
اپنی معشوق سے مل گئے ؎ خوشا وقتے وخورم روزگارے کہ یارے
برخوردار از وصل یارے برافروزد چراغ آشنائی رہائی یابد از وداع جدائے
پہر وہانسے رونق بخش خانقاہ شریف مکہ مسجد ہوئے۔ خادمان
سرور مقدم کے لئے درگاہ شریف اور خانقاہ اور دولتخانہ میرے
پیر دستگیر مین بہت روشنائی کی تہی ملاحظہ ہوا۔ اور چند خادمان کہ
جہاز مین تہے اور اونکا تمامی خرچہ ریل وخوراک وغیرہ جہاز مین ہی پہونچ
گیا تہا وہ بہی فضل الٰہی طفیل پیر ومرشد قبلہ گاہی بالائے بمبئی سے یکروز
کم وبیش داخل بلدہ حیدرآباد ہوگئے۔ الحاصل جیسے سب درست وسلامت

گئے تھے۔ ویسے ہی تمام صحت و سلامتی سے واپس آئے۔ الحمد اللہ الحمد اللہ۔
کہاں وہ مونہہ کہاں وہ زبان کہ جس کا شکر ادا ہو۔ ؎ از دست و زبانیکہ برآید
کز عہدۂ شکرش بدر آید۔ اللّٰھم اہدنا فیمن ہدیت وعافنا فیمن عافیت اللھم واختم
لنا بالخیر والسعادۃ برحمتک یا ارحم الرحمین۔ آمین ثم آمین۔ ۵

تاریخ سفرنامہ ہذا من تصنیف نواب نامدار عالی تبار نواب میر نصیر الدین
علیخان بہادر دام اقبالہ فرزند و خلیفہ حضرت میر فخر الدین صاحب علے
فرخندہ یار جنگ ابو العلائی قدس سرہٗ

خضر کاروان سفرنامہ	مونس زایران سفرنامہ
باد مقبول طبع خاص و عوام	یارب اندر جہان سفرنامہ
مرتجل گفتمش سنہ فصلی	رہبر راہ روان سفرنامہ
	۱۳۰۶ فصلے

تاریخ طبع زاد جناب آحمد حسین صاحب خطیب و پیش امام جامع مسجد
صوبہ بلدہ بیدر خلف الصدق مولف ہذا النسخہ

جانشین شہ خاموش معین ہاشم شاہ	سوی بغداد و نجف بہر زیارت چو رسید
واقعات سفر کرب بلا و دیگر	کرد تحریر مصنف کہ بدید است و شنید
بہر تاریخ چہ بیساختہ این مصرع گفت	اصل لطف زیارت بسفرنامہ دید
	۱۳۱۴ھ

التماس

حضرات شایقین زیارات و ناظرین سے مخفی نہ ہے کہ
مصنف نے مضامین کوائف سفر کو معہ تحفۂ ضروریات
مایحتاج و تصریح مقام زیارات متبرکہ بہ یک شیرازہ
مجتمع کر کے بغرض نفع عام و حصول ثواب طبع
اور وقف کر دیا۔ اور حضرات ناظرین و شایقین سے
صرف دعاء خیر کا متدعی و لاغیرہ فقط

کیفیت لوازمات ضروریات سفر وحساب کرایہ جہاز دخانی وغیرہ ومسافت راہ وزیارات محصلہ

اشیاء ضروریات سفر

ف۱۔ ظروف پخت طعام مثل۔ گنج بھگونہ وغیرہ حسب ضرورت۔

ف۲۔ مشک وچھاگل آب معہ لوٹہ وگلاس ودولچی درسن۔

ف۳۔ غلہ بمبئی سے بغداد شریف تک کا باندازہ فی اسم ۲۵ یوم۔

ف۴۔ روغن زرد باندازہ آمد ورفت اگر لیا جاوے بہتر ہے اسلئے کہ اوسطرف اچھا نہین ملتا۔

ف۵۔ گوشت اور ترکاری ہر بندر پر ملتی ہے مگر کباب اور ماہی خشک رکھہ لین۔

ف۶۔ مرچ ومصالح مقام برآمد سی پسوا کی رکھہ لینا۔

ف۷۔ ادرک اوسطرف نہین ملتی یہ بہی رکھہ لین تو اچھا ہے۔

ف۸۔ اچار کدامی قسم ہمراہ رہے۔

ف۹۔ شربت انار دیا لیمون دافع سفرہ جہاز مین کام آتا ہے۔

ف۱۰۔ دوائی دافع بخوار اور پیش ضرور ہمراہ رکھین۔

ف۱۱۔ کوئلہ پخت طعام جہاز مین بکار آمد ہوتا ہے۔

ف۱۲۔ چولہ آہنی جہاز مین پخت کیلئے آرام دیتا ہے۔

ف۱۳۔ بولدان وسنیلا بجی رکہنے سے بہت آرام ملتا ہے۔

ف۱۴۔ رسن دستلی وسوہ وسوزن ورشتہ آرام کی چیز ہے۔

ف۱۵۔ صندوق چوبی جہاز مین واسطے رکھنے اسباب اور نشست کے کام آتا ہے

احتیاط آسایش سفر

ف۱۔ چلتی جہاز خواہ فرسٹ یا سکنڈ یا تہرڈ کلاس ہو۔ بمبی سے آمد و رفت کے لے لین ورنہ وقت واپسی علاوہ وقت کے کرایہ زیادہ لیتے ہین۔

ف۲۔ جہاز میل پر جو ٹپہ لیجاتا ہے اوس پر سوار ہونا بہہ برابر تعداد پر پہونچاتا ہے۔ دوسرے جہاز تعداد پر نہین پہونچتے۔

ف۳۔ موسم شروع سرما بہار مین جانا طوفان نہین ہوتا اور دریا خنک رہتا ہے

ف۴۔ سفر مین رفیق وطنی ہم درد ہمراہ ہو تو بہت آرام ملتا ہے۔

ف۵۔ تا امکان زبان عربی و فارسی جانین تو اچھا ہے۔

ف۶۔ کھجور اور گوشت احتیاط سے کھائین زیادہ کھانے سے مزاج بیمزہ ہوتا ہے۔

ف۷۔ زنانہ ہمراہ رہے تو بہت وقت ہوتی ہے۔ تا امکان ہمراہ نہ کہین۔ درصورت مقدور فرسٹ کلاس یا سکنڈ کلاس اور بشرط مرد محرم۔

ف۸۔ کسی سے کسی جا پر بحث مذہب نہ کرین۔

ف۹۔ مزاج مین کسی حال پر غصہ آنے نہ دین۔ اور کسی طرح کی تکلیف اور مصائب پیش آوے تو صبر کرین اور اوسکو عنایت الٰہی سمجھ کے شکر بجا لاوین۔

ف۱۰۔ پیسہ خرچ کرنے مین وقت ضرورت دریغ نہو۔

ف۱۱۔ روپیہ اندازہ سے جسقدر زیادہ رہے اچھا ہے۔

اخراجات کرایہ سفر بابتہ درجہ اخیر

لیے کلدار

کرایہ ریل آمد و رفت بلدہ حیدرآباد دکن سے بمبئی تک فی کلا ۸ر	کرایہ آمد و رفت جہاز دخانی بمبئی سے بصرہ تک
۶ع	للوعہ
کرایہ آمد و رفت جہاز دخانی بصرہ سے بغداد شریف تک	کرایہ آمد و رفت سواری قاطر اعنی خچر
عہ	بغداد شریف سے کربلائے معلےٰ و نجف اشرف تک
رفت واپسی	۳ع
ع عہ ۸ر	
بابتہ تذکرہ سلطانی	چلرہ کرایہ کشتی ہا و کروڑ گیری بصرہ و بغداد شریف
۱عہ	صمع
قرانطینہ ہوا تو	
عہ	

م

خوراکی اور نذور و نیازات اور خیرات اور خریدی تحایف کیلئے اختیار ہے جیسا چاہیں ویسا صرف کریں۔

نسخہ کیفیت مسافت راستہ جہاز دخانی دریائے شور از بمبئی تا بصرہ و دریا شیر من از بصرہ تا بغداد شریف و راستہ خشکی از بغداد شریف تا کربلا معلی و نجف اشرف

نشان	اسمائے بندر جہاز		تعداد شمار حساب گھنٹہ	کیفیت
	جا بندر روانگی	جا بندر ترسانی		
۱	۲	۳	۴	۵
۱	بندر بمبئی	بندر کراچی	۴۸ گھنٹہ	یہ شہر علاقہ انگریزی بہت بڑا ہے۔ اندرون شہر گاڑی ٹرام۔ اور بیرون شہر اشٹیسن ریلوی۔ اور گاڑی ریلوی بالا کے حیدرآباد سندھ لاہور و ملتان سے ملک پنجاب اور ہندوستان کو جاتی ہے۔
۲	بندر کراچی	بندر گوادر	۲۴ گھنٹہ	علاقہ بلوچستان اور شہر اچھا ہے۔
۳	بندر گوادر	بندر مسقط	۲۴ گھنٹہ	علاقہ سلطان مگر بادشاہ یہاں کا خود حاکم ہے۔ سکہ بلفظ ضرب مسقط اور خطبہ بنام سلطان پڑھا جاتا ہے۔
۴	بندر مسقط	بندر عباس	۱۲ گھنٹہ	علاقہ ایران اور شہر اچھا ہے۔ مگر بندر مسقط سے چھوٹا۔
۵	بندر عباس	بندر لنجا	۲۴ گھنٹہ	علاقہ ایضاً۔

۵۰

۶	بندر لنجا	بندر بحرین	۲۴ گھنٹہ	علاقہ ایران مگر بادشاہ یہان کا خود حاکم۔ اور یہان دریا مین موتی نکلتا ہے۔
۷	بندر بحرین	بندر بوشہر	۲۴ گھنٹہ	علاقہ ایضاً
۸	بندر بوشہر	بندر فوا	۲۰ گھنٹہ	علاقہ سلطان یہان اجماع دریائے شور و دریائے دجلہ آب شیرین ہے۔
۹	بندر فوا	بندر مہمرہ	۴ گھنٹہ	علاقہ ہذا۔
۱۰	بندر مہمرہ	بندر بصرہ	۳ گھنٹہ	علاقہ ایضاً یہہ شہر بہت بڑا مشہور اور بڑی آبادی رکھتا ہے۔
۰	۰	۰	۰	**کیفیت راہ دجلہ آب شیرین بصرہ سے بغداد شریف تک۔**
۱۱	شہر بصرہ	کرنا	یک یوم	مسافت یہہ راہ تعداد گھنٹہ پر ہو نہین سکتے۔ کیونکہ روش جہاز دجلہ مین بطور مختلف رہتے ہے۔ لہذا تعداد یوم لکھے گئے۔
۱۲	کرنا	عمارۃ	یک یوم	وقت جانیکے بصرہ سے بغداد شریف تک جہاز دخانی پانچ روز مین جاتا ہے۔ اور

					چھٹی روز زیادہ ترتے ہین وقت واپسی چہار روز مین آتا ہی۔ پانچوین روز اور ستے ہین۔
۱۳	عمارۃ	قود	یک یوم	سوائے ان مقامات کے دوسرے قریہ بھی ملتے ہین دجلہ کے پہنائی کسی جاے دو میل کسی جاے نصف و ربع میل بلکہ بعض جا اس سے بھی کم معلوم ہوتی ہے۔
۱۴	قود	بغداد شریف	دو یوم	ہر دو کنارہ پر خرمابن اور زراعت دکھائی دیتے ہے۔ اور کلہ اسپان عربی و گوسفندان بہت ہین۔ ہر مقام پر مرغ و بیضہ اور گوشت ملتا۔ اور جہاز مین فروخت ہونیکے لئے آتا ہے۔
					مسافت راہ خشکی بسواری خر یا گاڑی بجز وضع کم و بیش
۱۵	بغداد شریف	محمودیہ	یک منزل	یہہ راستہ بسواری خر ۸ گھنٹہ مین۔ خچر اور گاڑی ہو تو ۷ گھنٹہ مین طے ہوتا ہے۔
۱۶	محمودیہ	مسیب	یک منزل	ایضاً
۱۷	مسیب	کربلاے معلا	یک منزل	یہہ منزل بڑی ہے۔ ۹ گھنٹے مین پہونچتے ہین۔

۱۸	کربلاء معلی	خوان حماد	یک منزل	یہہ منزل ۸ گھنٹہ مین طے ہوتے ہے۔
۱۹	خوان حماد	نجف اشرف	یک منزل	یہہ منزل بھی بڑی اور ۷ گھنٹہ مین طے ہوتی ہے غرض بغداد شریف سے نجف اشرف تک پانچ منزل پانچ روز مین طے ہوتے ہین اور ہر منزل پر سرائے سلطانی بہت بڑی اور سب طرح کے آشیاء کثرت سے ملتے ہین اور راستہ مین آمد و شد قافلہ ہا کے بڑی آبادی رہتی اور بہت سیر رہتا ہے۔ پانی کی بھی قلت نہین حفاظت سپاہیان عسکر سلطانی کیا راستہ اور مقام مین اچھی طرح رہتی ہے۔

۱۵

تختہ کیفیت اسمآء زیارات محصلہ معہ کیفیت مقامات وغیرہ

نشان		اسمآء شہر	اسمآء زیارات	مقام زیارات	کیفیت
نشان نمبر	نشان سلسلہ				
۱	۲	۳	۴	۵	۶

۱	۱	نجف اشرف	روضہ اسد اللہ غالب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ	اندرون آبادی شہر	یہہ روضہ کا گنبد خشت زرین کا مطلا معہ مینار ہا بہت بڑا اور حرم مین زیادہ وسیع اور صحن حرم مین دو کاندار تسبیح و کلاہ وغیرہ اور سرادی یعنی تھ خانہ دفن مردہ ہا اور رواق ہائے حرم مین مسجد حنفی اور دو سمین بانگ و صلواۃ پنجگانہ باجماعت ادا ہوتی۔ اور بیرون حرم سب اشیا کی دو کاندار۔ اور یہان عباء گلیم بکثرت وارزان ملتی ہے۔
	۲	ایضاً	ہود نبی علیہ السلام	بیرون شہر و گورستانمین	یہہ زیارت کا قبہ چھوٹا سا خشت گل اور چونہ کا ہے۔
	۳	ایضاً	صالح نبی علیہ السلام	ایضاً	ایضاً
۲	۴	شہر کوفہ	مسجد سہلا	صحرا مین آبادی کوفہ سے یکمیل	یہہ عمارت چوخہ مانند حرم کے بہت بڑی مسجد بنا بادشاہان عجم سے ہے اور اسکو زیارت گاہ چند پیغمبران کہتے ہین۔ واللہ اعلم۔
	۵	ایضاً	مسجد شہادت گاہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔	قریب آبادی کوفہ	یہہ مسجد بہت بڑی مانند حرم کے بنا بادشاہان عجم سے ہے اور زیارت گاہ شہادت درمیان مصلا مسجد جائے پر اثر حزن و ملال۔

۵۴

۶	شہر کوفہ	روضہ حضرت مسلم علیہ السلام	بیرون مسجد شہادت گاہ	یہ روضہ کا گنبد دیوار مسجد سے ملحق ہے۔ اور بدرجہ اوسط نشست و چونہ کا ہے۔	
۷	ایضاً	روضہ ہانی بن ارواح علیہ السلام۔	روبرو گنبد حضرت مسلم رضی	یہ روضہ کا بھی گنبد چھوٹا سا خشت گل اور چونہ کا ہے اور یہ حضرت نبی رسول اکرم صلعم بہت بڑی مسن اور مسلم علیہ السلام کو اپنے مکان میں چھپائے رکھے تھے۔	
۸	ایضاً	زیارتگاہ صاحبزادی حضرت علی کرم اللہ وجہہ	دروازہ مسجد شہادتگاہ میں	جو دروازہ کے داخل مسجد ہونے کا ہے۔ اوسمیں یہ زیارت ہے۔	
۹	ایضاً	قبہ دولتخانہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔	عقب مسجد	سبز رنگ کا ہے۔	
۱۰	کربلائے معلی	روضہ مبارک جناب سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام	اندرون شہر	یہ روضہ مبارک کا گنبد معہ دو مینار ہا مطلا خشت زرین کا بہت بڑا اور حرم محترم بہت وسیع رکھتا ہے یہاں بھی تہ خانہ دفن مردہ ہا۔ اور مسجد حنفی اندرون رواق ہائے حرم۔ اور اوسمیں بانگ و صلوات پنجگانہ باجماعت ہوتی ہے اور اندرون صحن مسجد دوکاندار تسبیح و کلاہ۔ اور بیرون حرم بازار ہمہ اشیاء ہے۔	۳
۱۱	ایضاً	حضرت علی اکبر علیہ السلام۔	اندرون حالی روضہ مبارک	یہ زیارت اندرون حالی ضریح مبارک ہے۔	

۱۲	کربلائے معلےٰ	حضرت علی اصغر علیہ السلام۔	اندرون جالی روضہ مبارک	یہہ زیارت اندرون جالی ضریح مبارک ہے۔	
۱۳	ایضاً	حضرت امام قاسم علیہ السلام	گنبد مبارک مین	یہہ زیارت کی جالی ایک گوشہ گنبد مبارک مین ہے، اور اوسمین تمامی شہدا دفن ہین۔	
۱۴	ایضاً	حبیب ابن مظاہر رض صحابہ رسول ص	ایضاً	یہہ زیارت کی جالی گنبد مبارک مین ایک جانب ہے۔	
۱۵	ایضاً	صاحبزادہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام	ایضاً	رواق گنبد مبارک مین قریب مزار حبیب ابن مظاہر رض۔	
۱۶	ایضاً	قتلِ گاہ امام علیہ السلام	ایضاً	ایک جا دیوار گنبد مبارک مین یہ زیارت گاہ ہے کہ یہان سینہ زبیر کا شق ہوا تھا ہے۔	
۱۷	ایضاً	خیمہ گاہ حرم محترم۔	اندرون شہر	یہہ زیارت گنبد مبارک سے تخمیناً نصف میل پر اور یہان ایک قبہ ہے کہ اوسجا خیمہ حرم محترم نصب تھا۔	
۱۸	ایضاً	چاہ کندہ حکم امام علیہ السلام	اندرون خیمہ گاہ	یہہ چاہ کشادہ زیارت گاہ ہے۔ مگر پانی نہین۔	
۱۹	ایضاً	روضہ حضرت عباس علمبردار علیہ السلام	اندرون گنبد	یہہ روضہ مبارک کا کاشانی کلہ حرم بہت بڑا روضہ سید الشہدا ع سے نصف میل پر۔	
۲۰	ایضاً	عون بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ۔	بیرون شہر	یہہ زیارت بیرون شہر تخمیناً فاصلہ تین میل پر ہوگی چھوٹا سا قبہ خشت وچونہ کا ہے۔	

۲۱	کربلا معلےٰ	جناب حر شہید علیہ السلام	بیرون شہر	بیہ زیارت بیرون شہر چار میل پر ہے قبہ گنبد سبز رنگ اور حرم وسیع رکھتا ہے	
۲۲	شہر سب	ابراہیم بن مسلم علیہ السلام	ایضاً	بیہ زیارت بیرون شہر دو میل پر۔ قبہ گنبد دو اور عمارت اندرون یک شہر دو برادر کے مزار یہ ابر ہے۔ اور حرم بہی وسیع و دروازہ عالیشان۔	
۲۳	ایضاً	محمد بن مسلم علیہ السلام	ایضاً	ایضاً	
۲۴	شہر بغداد شریف	روضہ مبارک حضرت پیر دستگیر شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز		بیہ شہر بہت بڑا ہے ایک جانب دجلہ جسمین روضہ حضرت ہے، اوسکو نیا بغداد اور دوسری جانب کی آبادی کو پرانہ بغداد کہتے ہین گنبد مبارک سبز چینی کے کام کا ملمع مسجد مثل نقشہ مدینہ منورہ ہے اور حرم کو دو دروازہ عالیشان۔ اور حجرہ ہائے حرم مین مسافر رہتے ہین۔	
۲۵	ایضاً	حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔	ایضاً	عقب روضہ پیر دستگیر فاصلہ قریب پر چھوٹا سا قبہ ہے۔	
۲۶	ایضاً	حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ	ایضاً	بیہ زیارت کو چار دیواری اور قریب مزار ایک درخت ہے۔	

۶	۲۷	شہر کاظمین شریفین	امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	اندرون شہر ایک مزار	یہہ زیارت کے گنبد عالیشان مطلا شمل گنبد امام علیہ السلام ہے ہر دو امام کے کے بازو ایک۔ اور بغداد شریف سے چھہ میل پر ہے اور یہان گاڑی رام جاتی ہے۔
	۲۸	〃	امام محمد تقی علیہ السلام	〃	〃 ۔ ایک گنبد صدر مین جسکے دو قبہ ہین۔
	۲۹	ایضاً	ابراہیم صاحبزادہ امام کاظم علیہ السلام	ایضاً	یہہ زیارت ملحق حرم جسبکا راستہ دیوار حرم مین سے ہے۔
	۳۰	〃	اسمعیل صاحبزادہ 〃	〃	یہہ زیارت بازوے مزار برادر بزرگ سیدنا ابراہیم ایک ہی جائے پر ہے۔
	۳۱	〃	امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ	اندرون شہر	یہہ امام شاگرد حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور اوسنا د حضرت ابراہیم و حضرت اسمعیل فرزندان امام کاظم ہین اور اسی قبہ مین انکا مزار ہے۔
	۳۲	محلہ اعظم اور اوسکو شہر اعظم بھی کہتے ہین	حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ	〃	گنبد عالیشان اور حرم وسیع روضہ مسجد ملحق شمل روضہ پیر دستگر اور مدرسہ بہت خوش وضع اور خوش ترکیب دلچسپ جائے ہے۔

					وضع اور خوش ترکیب دلچسپ جاے ہے۔
	۳۳	محلہ اعظم اور سکو شہر اعظم بھی کہتے ہین	شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ	اندرون شہر	یہہ زیارت گاہ روضہ امام اعظم سے بیرون حرم بہت قریب ہے۔
	۳۴	〃	حسن نوری رحمۃ اللہ علیہ	〃	〃 〃
	۳۵	〃	بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ	〃	〃 〃
	۳۶	محلہ کرخی پرانہ بغداد	خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ	بیرون شہر	فاصلہ ایک میل پر یہ قبہ گنبد اور مسجد ملحق مثل نقشہ روضہ پیر دستگیر مگر چھوٹہ ہے۔
	۳۷	〃	زبیدہ خاتون محل ہارون رشید	〃	قریب تر عقب گنبد خواجہ صاحب یہ زیارت گاہ کا قبہ ہے اور خادم وغیرہ حاضر رہتے ہین
	۳۸	〃	منصور حلاج	〃	قریب گنبد خواجہ صاحب ایک چار دیواری شکستہ اور اوسمین چبوترہ بھی شکستہ ہے۔ کہتے ہین کہ منصور کو اسی جا دار پہ دے تھے۔
	۳۹	〃	حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	〃	یہ زیارت روضہ خواجہ صاحب سے نصف میل پر بعنوان گنبد خشت وچونہ کا ہے۔
	۴۰	〃	حضرت سقطی رحمۃ اللہ علیہ	〃	یہ مزار اندرون گنبد حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

	۴۱	محلہ یحییٰ برمکہ بغداد		حضرت بہلول دانا رحمۃ اللہ علیہ	بیرون شہر	یہ زیارت مشرب گنبد حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ ہے۔
	۴۲	〃	〃	حضرت بدر شامان لوں رحمۃ اللہ علیہ	〃	〃 〃
	۴۳	〃	〃	حضرت عبید عجمی رحمۃ اللہ علیہ	متصل آبادی شہر	یہ زیارت کاظمین شریفین جانیکو اسٹیشن گاڑی نرام کے نزدیک ہے
۹	۴۴	براین		حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	اندرون شہر	گنبد شریف بزرگ اور گرد و پیش آبادی سکانات ہے۔
	۴۵	〃	〃	حضرت حذیفۃ الیمنی رضی اللہ عنہ	〃	قبہ خورد۔
	۴۶	〃	〃	طاق کسرا	دور آبادی سے	براین بہت بڑا شہر آبادی بغداد سی تہا۔ اب ویران ہے۔ یہ معجزہ ولادت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسکے کنگورہ گیری اور دیوار شق ہوئی تہی وہ طاق اور دیوار باقی ہے اور تا قیامت یہ آثار معجزہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باقی رہینگی۔

فن نمبر
محراب نمبر